یوحنا 17 باب–یسوع کی عظیم دُعا

الف: یسوع اپنے حوالے سے دُعا کرتا ہے۔

1. (1الف آیت) تعارف

یسوع نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا

اَ. یسوع نے یہ باتیں کہیں: بائبل بہت ساری عظیم دُعاؤں سے بھری پڑی ہے۔ ہم اکثر سلیمان کی دُعا (1 سلاطین 8 باب)، ابرہام کی دُعا (پیدائش 18 باب) اور موسیٰ کی دُعا (خروج 32 باب) کو پڑھ کر متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن یہ دُعا جو یسوع نے کی ہے یہ بائبل میں درج تمام دُعاؤں سے عظیم تر دُعا ہے۔

i. ہم میں سے زیادہ تر لوگ جانتے ہیں کہ خُدا کے سچے خادموں یا بندوں کی دل سے کی گئی گہری دُعاؤں کو سننا کیسا ہوتا ہے۔ ایسی دُعاؤں کو سن کر ہمیں ہمیشہ پاکیزگی اور بھلائی کا احساس ہوتا ہے۔ اُن سب دُعاؤں سے بہت زیادہ بڑھ کر یسوع کی یہ دُعا ہے جو اُس نے اپنے خُدا باپ سے کی۔ یہ اناجیل میں درج یسوع کی دُعاؤں میں سے لمبی ترین دُعا ہے۔ اِس دُعا کے الفاظ اور فقرے بہت سادہ ہیں لیکن اِس میں پیش کئے جانے والے خیالات، بہت گہرے، دل کو موہ لینے والے اور بامعنی ہیں۔

ii. "نہ تو آسمان پر اور نہ ہی اِس زمین پر ہم نے کبھی کوئی ایسی آواز سنی ہے جو اِس سے زیادہ پُر جلال، زیادہ مُقدس، زیادہ پھل دار اور زیادہ شاندار ہو جیسی یسوع کی یہ دُعا ہے جو اُس نے اپنے آسمانی باپ سے کی۔" (میکلن چوتھن بحوالہ بوئیس)

iii. حقیقی دُعا اکثر دُعا کرنے والے کی ذات کی اندرونی صورتحال کی تصویر کشی کرتی ہے۔ یوحنا 17 باب میں ہمارے پاس بہت ہی منفرد موقع ہے کہ ہم یسوع کی ذات اور اُس کے دل کو دیکھ سکیں۔ اِس دُعا میں یسوع بہت سارے موضوعات کے بارے میں بات کرے گا جن کا ذکر ہمیں یوحنا کی انجیل میں ملتا ہے جیسے کہ جلال، جلال پانا، بھیجنا، ایمان لانا، دُنیا اور محبت۔

iv. خُداوند کی طرف سے سکھائی گئی دُعا میں جو باتیں پائی گئی ہیں (متی 6 باب 9-13 آیات) اُنہیں ہم یہاں پر بھی دیکھتے ہیں۔

- یہ دُعا بار بار خُدا باپ سے کی گئی ہے۔
- یہاں پر خُدا کے نام کی پہچان کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے۔
- اِس دُعا میں خُدا کی بادشاہی کے کام کی بات کی گئی ہے۔
- اِس دُعا میں آزمایش سے بچائے جانے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

v. لیکن اِس دُعا میں کچھ باتیں مختلف بھی ہیں؛ یسوع نے جس طرح اپنے شاگردوں کو دُعا کرنا سکھایا اُس نے خود اُس طرح سے دُعا نہیں کی۔ "یوحنا 17 باب میں ہمارے خُداوند کی یہ دُعا اگر ہم دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ یہ کوئی ایسی دُعا نہیں جو کسی کمتر ذات نے کسی برتر ذات سے کی ہو۔ ہم جب اِس دُعا کو غور کے ساتھ پڑھتے ہیں تو ہم اِس میں مسلسل دُعا کرنے والے اور جس سے دُعا کی جا رہی ہے اُن میں برابری دیکھتے ہیں۔

یہاں پر دو ذاتیں لیکن ایک ہی ذہن نظر آتا ہے۔۔۔ جہاں پر بیٹا اِس لیے نہیں دُعا کر رہا کہ وہ اپنے باپ کی توجہ حاصل کر لے: بلکہ وہ خُدا کے ابدی منصوبے کو بیان کر رہا ہے جو یکساں طور پر خُدا باپ، خُدا بیٹے اور خُدا رُوح القدس کا منصوبہ ہے۔" (ٹرینچ)

vi. نیا عہد نامہ ہمیں بتاتا ہے کہ یسوع آج بھی اپنے لوگوں کے لیے مسلسل شفاعت کر رہا ہے (رومیوں 8 باب 34 آیت، عبرانیوں 7 باب 25 آیت)۔ "اگر چہ ہم یہ نہیں جانتے کہ جب وہ ہماری شفاعت کرتا ہے تو کیا کہتا ہے، لیکن جب ہم یسوع کی اِس دُعا کو دیکھتے ہیں جو اُس نے ایک خاص موقعے پر کی تو ہمیں اُس کی ذات، اُس کے رویے اور اُس کے احساسات کا اندازہ ہوتا ہے اور اِس کی بنیاد پر ہم جان سکتے ہیں کہ جب وہ ہم سے دور ہے تو وہ کس طرح سے ہماری شفاعت کر رہا ہو گا۔" (ٹرینچ)

ب. اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا: یہ بات یسوع کی جسمانی حالت کے بارے میں بیان کرتی ہے جس وقت وہ دُعا کر رہا تھا۔ یہ دُعا کرنے کا ایسا انداز ہے جو ہمارے نزدیک گہری دُعائیں کرنے کے دوران اپنایا نہیں جاتا۔ اگر ہم مغربی دُنیا اور باقی تمام مسیحیوں کے درمیان دیکھیں عام طور پر جب وہ دُعا کرتے ہیں تو اپنا سر جھکا کر اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ یسوع جب دُعا کر رہا ہے تو وہ اپنے دور کی رسم و رواج کے مطابق دُعا کر رہا تھا (یوحنا 11 باب 41 آیت؛ مرقس 7 باب 34 آیت؛ 123 زبور 1 آیت)

i. "مقدس تحاریر میں ہمارے خُداوند کی شفاعتی دُعاؤں نے اُس کی خدمت کے آخری دور میں سب سے زیادہ جگہ لی ہے۔ اُس رات عشائیہ کھانے کے بعد اُس کی لوگوں کے درمیان تعلیم دینے کی خدمت بھی اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی، اور اُس کی موت کے علاوہ اور کوئی کام کرنے کو نہیں رہ گیا تھا، پس ایسی صورت میں یسوع نے اپنا باقی سارا وقت دُعا میں گزارنے کی کوشش کی۔ ابھی وہ لوگوں کے ہجوموں میں منادی نہیں کرنے والا تھا اور نہ ہی کسی بیمار کو اُس نے شفا دینی تھی۔ اُس رات کھانا کھانے اور اُس کے پکڑوائے جانے کے وقفے کے دوران اُس نے اپنی کمر کس لی اور وہ وقت شفاعتی دُعا میں گزارا۔ اِس سے پہلے کہ وہ اپنی زندگی کو صلیب پر اُنڈیلتا اُس نے اپنی رُوح کو اپنی زندگی میں انڈیل دیا۔" (سپرجن)

ii. یہ الفاظ کہ 'اُس نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا' اِس بات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ یسوع اُس وقت مایوس یا غمگین نہیں تھا بلکہ وہ مکمل طور پر پُر اُمید تھا۔ یہ ایسی دُعا ہے جس میں یسوع آنے والی ساری مصیبت اور دُکھ کے حوالے سے حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ بڑے ایمان، اعتماد اور فتح مندی کے ساتھ یہ دُعا کرتا ہے۔ "بہت دفعہ ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ یسوع نے یہ دُعا بڑے دکھی انداز سے دُکھ کی حالت میں کی ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ اُس شخص یا ذات کی طرف سے کی گئی ہے جس نے تھوڑی دیر پہلے ہی اِس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ دُنیا پر غالب آ چکا ہے (یوحنا 16 باب 33 آیت) اور یہ دُعا اِسی احساس اور اعتماد کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔" (مورث)

iii. یہ غیر معمولی دُعا ایک ایسے دل و دماغ سے نکلی ہے جو آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ یسوع یہاں پر نہ تو اپنے مسائل کے بارے میں بات کر رہا ہے اور نہ ہی اُن فیصلوں کے بارے میں جو اُسے کرنے تھے۔ اُس کا دل و دماغ کچھ بہت بلند اور اہم چیزوں پر مرکوز تھا، وہ ہر ایک صورت میں خُدا باپ کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے پُر عظم تھا اُس کے لیے اُسے چاہے جو بھی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے، تا کہ اُس کے وسیلے سے دوسرے لوگ ابدی زندگی کو حاصل کر سکیں۔

2. (1ب آیت) یسوع باپ سے کہتا ہے کہ اُسے جلال دے۔

کہ اَے باپ وہ گھڑی آ پہنچی۔ اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر تا کہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔

اَ. اَے باپ وہ گھڑی آ پہنچی: پہلے یسوع کے جلال کی گھڑی (جس کا آغاز اُس کی موت کے ساتھ ہوا تھا) نہیں آئی تھی (یوحنا 2 باب 4 آیت؛ 7 باب 8، 30 آیات؛ 8 باب 20 آیت) اب وہ گھڑی آ پہنچی تھی (جیسا کہ یسوع نے پہلے بھی یوحنا 12 باب 23 آیت میں یہ کہا ہے۔)

i. یہاں پر اِن الفاظ پر غور کریں: باپ۔۔۔ اپنے بیٹے۔۔۔ تیرا بیٹا۔۔۔ تیرا جلال۔ اِس دُعا میں ہم خُدا باپ اور بیٹے کے گہرے رشتے کو دیکھ سکتے ہیں۔ یسوع نے یہ دُعا گہرے خاندانی تعلق کے احساس کے ساتھ کی ہے۔ اور اُس کا دُعا کرنے کا انداز بالکل ایسا فطری ہے جیسے کوئی بھی بیٹا اپنے باپ سے بات کر رہا ہو۔

ii. اَے باپ: "اور یہاں پر یسوع ہمارے سامنے ایک اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے۔ اپنی ہر طرح کی مشکلات اور مصیبتوں میں ہمیں اپنی الٰہی فرزندی، اپنے لے پالک ہونے کے بارے میں جاننا چاہیے اور ہمیں اپنے آسمانی باپ پر مکمل انحصار کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے باپ کے پاس جانے کی ضرورت ہے، ایک بچہ اپنی مشکل اور مصیبت کے دوران فطری طور پر کس کے پاس جا سکتا ہے؟" (سپرجن)

iii. وہ گھڑی: "اپنے ایمان کی نظر سے یسوع اِسے ایک گھڑی خیال کرتا ہے۔ اُس کے نزدیک گتسمنی باغ میں گزاری ہوئی آدھی رات، ساری صبح اُس کا مار کھانا اور ستایا جانا، اور پھر دوپہر کو اُس کا مصلوب کیا جانا اُس کے نزدیک صرف ایک گھڑی ہی تھی۔ ابھی وہ دُکھ کی حالت میں ہے کیونکہ اُس کے دُکھ کی گھڑی نزدیک آ گئی ہے لیکن اِس سارے عرصے کو وہ ایک گھڑی سے زیادہ تصور نہیں کرتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو خوشی اِس گھڑی کی وجہ سے آنے والی ہے وہ بہت عظیم ہے اور اُس کے مقابلے میں یہ کچھ بھی نہیں۔ اِس لیے اُس کی محبت اور اُس کا صبر دُکھ اور شرمندگی کے اُس سارے وقت کو صرف ایک گھڑی ہی مانتا ہے۔" (سپرجن)

ب. اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر: یسوع نے پہلے اپنے لیے دُعا کی لیکن اُس کی گزارش خود غرضانہ نہیں تھی۔ اپنے لیے بھی جو دُعا وہ کر رہا ہے اُس کا مقصد بھی خُدا باپ کے نام کو جلال دینا ہی تھا۔ بیٹا اپنے باپ کے نام کو اُسی صورت میں جلال دے سکتا ہے جب اُس کا باپ اُسکی اِس دُعا کو قبول کرے کہ "اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر۔"

i. "اگر یسوع کی صلیبی قربانی قبول نہ ہو یا یسوع جی اُٹھنے کے بعد اپنے اصل جلالی مقام پر بحال نہ ہو تو خُدا باپ کے نام کو بھی جلال نہیں ملے گا۔ اِس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ الٰہی منصوبہ ناکام ہو گیا ہے اور خُدا کے فضل کا مقصد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے شکست کھا گیا ہے۔" (کارسن)

ii. "اَے باپ وہ گھڑی آ پہنچی۔ اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر یعنی اِن لوگوں پر یہ ظاہر کر کہ یسوع جسے وہ انسانی صورت میں دیکھتے ہیں وہ خُدا بھی ہے۔ اپنے بیٹے کے جی اُٹھنے اور آسمان پر اُٹھا لیے جانے کے وسیلے یہ بات ظاہر کر۔" (ٹرینچ)

iii. "اُس کے اِس جلال میں اُسکی موت، جی اُٹھنا اور آسمان پر چڑھ کر باپ کی دہنی طرف بیٹھ کر اپنے لوگوں کی شفاعت کرنا شامل ہے۔" (ڈوڈز)

iv. اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر: یسوع نے اِس دُعا کے لیے کئی ایک وجوہات پیش کیں، "اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر" اگر خُدا بیٹا اپنے دُعا کرنے کی وجوہات خُدا باپ کے سامنے پیش کر رہا ہے تو ہمیں بھی جب ہم خُدا کے تخت کے سامنے دُعا کرتے ہیں تو اُس کی وجوہات بیان کرنی چاہئیں۔

- کیونکہ گھڑی آ پہنچی ہے (یوحنا 17 باب 1 آیت)

- تا کہ خُدا باپ جلال پائے (یوحنا 17 باب 1 آیت)
- کیونکہ اُسے پہلے ہی یہ اختیار دے دیا گیا تھا کہ وہ دوسروں کو ابدی زندگی عطا کرے (یوحنا 17 باب 2 آیت)
- کیونکہ صرف یسوع ہی ابدی زندگی کا واحد راستہ ہے (یوحنا 17 باب 3 آیت)
- کیونکہ اِس سے وہ کام اپنے اختتام کو پہنچتا ہے جو باپ نے بیٹے کو کرنے کے لیے بھیجا تھا (یوحنا 17 باب 3 آیت)

ج. **وہ گھڑی آ پہنچی۔۔۔ اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر:** یہ صلیب ہی ہے (دیکھئے یوحنا 12 باب 27-33 آیات؛ 13 باب 30-33 آیات؛ 21 باب 18-19 آیات) جس سے بیٹے کا جلال ظاہر ہو گا۔ صلیب اُس دور میں بیحد شر مناک ترین موت تھی لیکن خُدا کے نزدیک وہ جلال دینے اور پانے کا ایک آلہ کار تھی۔ لوگوں کے نزدیک تو صلیب بیوقوفی اور کمزوری کی علامت ہے جسے زیادہ تر لوگ اپنے سامنے رکھتے ہیں (1 کرنتھیوں 1 باب 18 آیت، 1 باب 23-25 آیات)

i. "انسانوں کے نزدیک تو صلیب بہت ہی شر مندگی کی بات تھی لیکن یسوع کے نزدیک جلال پانے اور اپنا جلال ظاہر کرنے کا ذریعہ تھی۔" (مورث)

ii. "اِس دُعا کا خُدا باپ کی طرف سے حیرت انگیز انداز سے جواب دیا گیا۔ ہاں باپ نے اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کیا اگرچہ اُسے یہ پسند آیا کہ وہ گھائل کیا جائے اور بہت زیادہ دُکھ اُٹھائے۔ ایک ہاتھ سے اُس نے اُسے دکھ دیا اور دوسرے ہاتھ سے اُس نے اُسکا جلال ظاہر کیا۔ ایک ہی وقت میں گھائل کرنے اور دُکھ دینے کی قدرت بھی کام کر رہی تھی اور اِس کے ساتھ ساتھ اُسے قائم رکھنے اور بحال کرنے کی قدرت بھی کام کر رہی تھی۔ باپ نے اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کیا۔" (سپرجن)

iii. ہماری زیادہ تر دُعائیں کیسے اِس سے مختلف ہوتی ہیں۔ "کسی نہ کسی طور پر ہم مسلسل خُدا کو یہی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہمیں جلال دے۔ ہم اکثر چلا چِلا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اَے باپ اِس شہر میں میری کلیسیا کے اراکین کو سب سے زیادہ بڑھا کر مجھے جلال دے، میرے مشن میں عظیم انقلاب لا کر مجھے جلال دے، میری رُوحانی قوتوں کو بڑھا کر مجھے جلال دے، پس ایسی ہی چیزیں ہیں ہم جن کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں۔ اور ہم یہ باتیں شعوری طور پر یا واضح الفاظ میں نہیں کہتے لیکن حقیقت میں ہمارا مطلب اور مقصد یہی ہوتا ہے۔ اور پھر ہم حیران ہوتے ہیں کہ ہماری دُعاؤں کا جواب کیوں نہیں مل رہا۔" (مائیر)

د. **تا کہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے:** صلیب پر سر انجام پانے والے کام نے یسوع کو جلال دیا اور خدا باپ کی قدرت اور حکمت کو ظاہر کیا (1 کرنتھیوں 1 باب 23-25 آیات)۔ اور اِس کے ساتھ ساتھ اِس نے خُدا کے منصوبے کو ظاہر کرتے ہوئے اور اُس کی طرف سے اپنا بیٹا صلیب پر جان دینے کے لیے دُنیا میں بھیجنے کے لیے خُدا باپ کے نام کو بھی جلال دیا۔

i. "بیٹے نے اِس عمل (مسیح کی تصلیب) میں بدی اور ابلیس پر خُدا کی قدرت کو ظاہر کرتے ہوئے اور انسانوں کے لیے خُدا کی محبت اور ایمانداروں کے لیے حتمی نجات کو ظاہر کرتے ہوئے خُدا باپ کے نام کو جلال دیا۔" (ٹینی)

ii. "جو مسیح کا مقصد ہے وہ ہمارا بھی مقصد ہونا چاہیے۔ جب آپ خُدا سے برکات مانگتے ہیں تو اِس طرح سے مانگیں کہ اُن برکات کے وسیلے آپ خُدا کے نام کو جلال دے سکیں۔ کیا آپ اپنی صحت دوبارہ حاصل کرنے کے لیے پریشان ہیں؟ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اپنی صحت کو خُدا کے نام کے جلال کے لیے استعمال کریں گے۔ کیا آپ اِس زندگی میں عارضی کامیابیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ خواہش رکھیں کہ آپ اُن کے

ذریعے سے بھی خُدا کے نام کو جلال دیں گے۔ کیا آپ خُدا کے فضل میں بڑھنا چاہتے ہیں؟ خُدا کا فضل صرف اِس لیے مانگیں کہ آپ اُس کے وسیلے اُسی کے نام کو جلال دے سکیں۔" (سپرجن)

3. (2-3 آیات) یسوع ابدی زندگی کے ذریعے اور نوعیت کے بارے میں بات کرتا ہے۔

چنانچہ تو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے گا۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدایِ واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔

اَ. تو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے: یسوع یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اُسے ہر ایک بشر پر اختیار دیا گیا ہے اور اُس میں یہ قابلیت ہے کہ وہ سب کو ہمیشہ کی زندگی بخش سکے۔ یہ الوہیت کا بہت ہی واضح اور بے باک دعویٰ ہے۔ صرف اور صرف خُدا ہی شعوری اور سچے طور پر ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔

i. "یسوع یہاں پر انسانیت کی حتمی منزل کا تعین کرنے کے اختیار کا دعویٰ کرتا ہے۔" (ٹاسکر)

ii. یہ بات ہمیں مشنری سرگرمیوں اور بشارت کے کام کے لیے ایک نئی اُمید دیتی ہے کیونکہ یسوع کو ہر ایک بشر پر اختیار حاصل ہے۔ حتیٰ کہ اُن پر بھی جو یسوع کو رد کرتے ہیں یا اُس کی ذات کے بارے میں بے خبر ہیں۔ حتیٰ کہ وہ بھی جو اُس کو نہیں جانتے اور جو اُسے تسلیم نہیں کرتے، یسوع کو ہر ایک بشر پر اختیار حاصل ہے۔ ہم اُن لوگوں کے لیے یسوع سے دُعا کر سکتے ہیں کہ یسوع اُن لوگوں پر اپنا اختیار استعمال کرے جنہوں نے ابھی توبہ نہیں کی اور اُس پر ایمان نہیں لائے۔

iii. تو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے: فلپیوں 2 باب 5-11 آیات میں اِس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ بالآخر ہر ایک یسوع کے اختیار کو مانے گا، ہر ایک گھٹنا اُس کے حضور جھکے گا اور ہر ایک زبان یہ اقرار کرے گی کہ یسوع ہی خُداوند ہے۔

iv. ایماندار اِس بات کو سمجھتا ہے اور اِس کی وجہ سے خوشی مناتا ہے خاص طور پر جب وہ اِس بات کے برعکس حالات پر غور کرتا ہے۔ "عورت اور مرد اختیار کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ پس اگر آپ کسی ایک کا اختیار ختم کریں تو اُس کی جگہ لینے کے لیے کوئی دوسرا وہ اختیار سنبھال لیتا ہے۔ اگر آپ خُدا کے اختیار کو رد کر دیں تو اُس کی جگہ پر انسانی اختیار اپنا سر اُٹھالے گا۔" (بوئیس)

ب. تاکہ جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے گا: یسوع اِس بات کو سمجھتا تھا کہ وہ خود ہی وہ ذات ہے جو اُن سب کو جنہیں خُدا نے اُسے بخشا ہے ہمیشہ کی زندگی دینے کا اختیار رکھتا ہے۔

i. "مسیحی اکثر یہ خیال کرتے ہیں کہ یسوع ہمارے لیے خُدا کا ایک تحفہ ہے، وہ شاید ہی یہ سوچتے ہیں کہ ہم خُدا کی طرف سے مسیح کے لیے ایک تحفہ ہیں۔" (کارسن)

ii. خُدا کی ذات کے اقنوم میں نجات کا یہ کام کس طرح سے تقسیم ہے اِس کے بارے میں ہم بہت واضح طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا باپ لوگوں کو بیٹے کے حوالے کرتا ہے اور بیٹا اپنی صلیبی قربانی کے ذریعے سے اُنہیں ابدی زندگی بخشتا ہے۔ اِس بات میں قطعی طور پر کوئی شک نہیں ہے کہ رُوح القدس بھی انسانوں کی نجات کے لیے بہت کچھ کرتا ہے۔ اگرچہ اِس حوالے میں اُس کا ذکر نہیں ملتا مگر اِس کا مطلب یہ نہیں کہ اُس کا اِس سارے کام میں کوئی حصہ نہیں۔

iii. "یہاں پر عام اور خاص نجات کے تصورات یا عقائد بڑے اچھے طریقے سے باہم بُنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ 'جنہیں تونے اُسے بخشا ہے' سے مُراد ہے کہ یسوع کی لاثانی قربانی کی وجہ سے سب کے سب اُس کی ثالثی کی حکومت کے ماتحت ہیں، لیکن یہاں پر سب سے زیادہ قابلِ غور بات ابدی زندگی کا تحفہ ہے جو چُنے ہوئے لوگوں کو ملے گا: تاکہ جنہیں تونے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے گا۔" (سپرجن)

ج. اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدای واحد اور برحق کو۔۔۔ جانیں: ابدی زندگی خُدا باپ اور خُدا بیٹے کی ذات کے شخصی تجرباتی علم (ginosko) میں پائی جاتی ہے۔

i. "اِس دُنیا میں ہم اِس تجربے سے بخوبی واقف ہیں کہ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو جاننا بہت زیادہ برکت کا باعث ہوتا ہے۔ اِسی طرح خُدا کو شخصی طور پر جاننا اِس سے بہت زیادہ بڑھ کر خوشی اور برکت کا باعث ہوتا ہے۔" (مورث)

ii. "اپنے اردگرد کے ماحول اور حالات کے ساتھ وابستگی اور اُس میں شامل ہونے کا نام زندگی ہے، اور اپنے ماحول اور حالات سے وابستگی کے ختم ہونے کا نام موت ہے، اور اِس بات کا اطلاق طبعی اور رُوحانی دونوں صورتوں پر ہوتا ہے۔" (ٹینی) ابدی زندگی کا مطلب ہے کہ ہم خُدا کے ماحول میں زندہ اور متحرک ہیں۔ اگر خُدا اور اُس کا رُوحانی ماحول ہم پر اثرانداز نہیں ہوتا یا ہم پر غالب نہیں ہوتا تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں ابدی زندگی کا قطعی طور پر کچھ تجربہ نہیں ہے۔ اگر یہ بات سچ ہے تو ہم اُسی طرح سے زندگی گزار رہے ہیں جیسے جانور گزارتے ہیں، اور ہم اِس انداز سے زندہ ہیں جیسے ہم خُدا اور اُس کے ماحول کے لیے مُردہ ہوں۔

iii. کہ وہ تجھ خُدای واحد اور برحق کو۔۔۔ جانیں: "یونانی زبان میں اِس فقرے میں استعمال ہونے والا فعل حال میں شرطیہ صورت میں لکھا ہوا ہے جو خُدا کی ذات کے بارے میں تجربے کی بابت بڑھنے والے علم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔" (ٹاسکر)

4. (4-5 آیات) پورے ایمان کے ساتھ درخواست دوبارہ بیان کی گئی ہے: مجھے جلال دے۔

جو کام تُونے مجھے کرنے کو دیا تھا اُسکو تمام کرکے مَیں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔ اور اب اَے باپ! تو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنادے۔

اَ. مَیں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا: یسوع نے خُدا کو جلال دینے کے لیے صلیب پر اپنے کفارے کے کام کی تکمیل کا انتظار نہیں کیا۔ اُس کی زمینی زندگی کے ایک ایک پل نے خُدا باپ کے نام کو جلال دیا ہے۔

i. یسوع نے اپنی ساری زندگی کے دوران خُدا باپ کے نام کو جلال دیا۔ اُس کے ختنے اور ہیکل میں مخصوصیت (لوقا 2 باب 21-23 آیات) سے لیکر ناصرت میں اُس سارے سالوں کے دوران بھی جن کے بارے میں ہم بہت زیادہ نہیں جانتے (متی 2 باب 23 آیت، 13 باب 55 آیت)

ii. یسوع نے خُدا باپ کو اُس پر اپنے یقین، اعتماد، ایمان، تابعداری اور اپنی زمینی خدمت کے دوران کیے جانے والے سارے کاموں کے وسیلے سے جلال دیا۔ یسوع کی طرف سے دیئے گئے ہر ایک پیغام، شفا پانے والے ہر ایک اندھے اور بیمار، شاگردوں کو دی جانے والی ہر ایک ہدایت اور تربیت، مذہبی لوگوں کا ہر طرح کا سامنا، ہر سوال کا دیا گیا جواب اور اُس کی طرف سے لوگوں کو چھوئے جانے کے وسیلے سے خُدا باپ کے نام کو جلال دیا گیا۔

ب. **جو کام تُو نے مجھے کرنے کو دیا تھا اُسکو تمام کر کے:** یسوع نے الٰہی اعتماد اور یقین کے ساتھ صلیب پر مکمل ہونے والے کام کو پہلے ہی سے مکمل دیکھا۔ ایک طرح سے دیکھا جائے تو کام ابھی ختم نہیں ہوا تھا، لیکن چونکہ یسوع خُدا کا ازل سے ذبح کیا ہوا برّہ ہے تو اُس لحاظ سے اُس کا کام ختم ہو چکا تھا(مکاشفہ 13 باب 8 آیت)۔

i. اِسی طرح سے خُدا ابھی ہماری تبدیلی، ہماری رُوحانی ذات کی بھرپوری اور راستبازی کی تکمیل یسوع مسیح کی ذات کے وسیلے سے مکمل دیکھتا جب کہ وہ کام ابھی اپنی تکمیل کے مراحل میں ہوتا ہے۔ یسوع کے صلیب پر کئے گئے کام کی تکمیل ہمیں راستباز بناتی ہے۔

ii. "اِس بات کے بارے میں ہمیں آگاہی ملتی ہے کہ یسوع نے اپنے اُس کام کو جو اُسے خُدا باپ کی طرف سے دیا گیا تھا بہت احسن طریقے سے پورا کر لیا ہے اور اِس سارے کام کے دوران اور کام کے وسیلے سے اُس نے خُدا باپ کے نام کو جلال دیا ہے۔" (مورِث)

ج. **تو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنادے:** یسوع نے خُدا باپ سے کہا کہ وہ اُسے وہ جلال دے جو وہ اِس دُنیا کی پیدایش سے پہلے اُس کے ساتھ رکھتا تھا۔ یسوع کی یہ دُعا خود انحصاری کا مکمل تاثر پیش کرتی ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ وہ باپ پر اپنے مسلسل انحصار کا بھی اظہار کرتا ہے۔

i. آج بھی بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو چلا چلا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ 'مجھے جلالی بنادے' اور بہت دفعہ وہ براہِ راست خُدا سے بہت رُوحانی قسم کی اصطلاحات کو استعمال کرتے ہوئے کہہ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کی یہ پکار یسوع کے اِس بیان سے کہ '**مجھے اپنے ساتھ جلالی بنادے**' بالکل مختلف ہے۔ اور یہ فرق بنیادی طور پر انحصاری اور خود انحصاری میں ہے۔

د. **تو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا:** یسوع اپنی الوہیت اور اِس دُنیا سے پیشتر اپنے وجود سے خوب واقف تھا، اور وہ اپنے اُس الٰہی اور کائنات سے پہلے کے وجود کی نوعیت اور خصوصیات سے بھی واقف تھا۔ یسوع اُس وقت سے بھی واقف تھا جو ازلیت میں ہے جس میں خُدا باپ اور خُدا بیٹا اپنے جلال میں ہمیشہ ہی موجود تھے۔

i. اگر یسوع خود خُدا نہیں تو وہ حقیقی طور پر یا عقلی لحاظ سے یہ دُعا کبھی بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو خود باپ کے برابر ٹھہراتا ہے۔ یسعیاہ 42 باب 8 آیت اور 48 باب 11 آیت میں یہواہ کہتا ہے کہ وہ اپنا جلال کسی کے ساتھ نہیں بانٹتا۔ اب اگر اِس آیت کی روشنی میں خُدا باپ اور خُدا بیٹے کا جلال ایک ہی ہے تو یہ بات یسوع کی الوہیت کو ظاہر کرتی ہے۔

ii. "اُس کی یہ اہم ترین درخواست تھی کہ خُدا باپ اُسے دوبارہ اُسی جلال میں واپس قبول کرے لے جو اُس نے اپنے اِس اہم منصوبے کی تکمیل کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ یسوع کی اپنے جلال میں واپس جانے کی یہ درخواست بلا شک وشبہ اُس کے اِس کائنات سے پہلے کے وجود اور اُس کی الوہیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ بات یسوع کے اِس دعوے کی تصدیق کرتی ہے وہ اور خُدا باپ ایک ہی ہیں۔(یوحنا 10 باب 30 آیت)" (ٹینی)

iii. یوحنا کی انجیل میں یسوع کے جلال پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یوحنا نے بڑے احتیاط کے ساتھ وہ ساری باتیں بیان کی ہیں جن کے مطابق یسوع نے اپنی دُعاؤں میں اپنے جلال کی طرف اشارہ کیا ہے۔

- یسوع کی ساری زندگی خُدا باپ کے جلال کو ظاہر کرتی ہے اور اُس کے شاگردوں نے اُس جلال کو دیکھا تھا(یوحنا 1 باب 14 آیت)

- یسوع کے معجزات نے اُس کے جلال کو ظاہر کیا تھا۔ (یوحنا2باب11 آیت)
- یسوع نے اپنی ساری خدمت کے دوران اپنے آسمانی باپ کو جلال دینے کی کوشش کی ہے۔ (یوحنا7باب18 آیت؛8باب50 آیت)
- انجیل کا مکاشفہ ایمان کا نتیجہ ہے۔ (یوحنا11باب40 آیت)
- بہت دفعہ یسوع نے اپنے دکھوں اور مصلوبیت کو اپنے جلال سے تشبیہ دی ہے۔(یوحنا7باب39 آیت؛12باب16 آیت؛ 12باب23 آیت؛13باب31 آیت)
- خُدا بیٹا ہر ایک بات میں خُدا باپ کو جلال دینے کا خواہشمند ہے۔(یوحنا12باب28 آیت)
- خُدا باپ اپنے بیٹے کو جلال دیتا ہے۔ (یوحنا13باب31-32 آیات)

ب: یسوع شاگردوں کے حوالے سے دُعا کرتا ہے۔

1. (6-8 آیات) یسوع شاگردوں کے درمیان اپنے مشن / مقصد کے بارے میں بات کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اُسے قبول کریں۔

مَیں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مجھے دیا۔ وہ تیرے تھے اور تُو نے اُنہیں مجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔ اب وہ جان گئے کہ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔ کیونکہ جو کلام تُو نے مجھے پہنچایا وہ مَیں نے اُنکو پہنچا دیا اور اُنہوں نے اُسکو قبول کیا اور سچ جان لیا کہ تیری طرف سے نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا۔

اَ. مَیں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مجھے دیا: یسوع نے تین سال یا اِس سے کچھ زیادہ عرصہ خدمت کی اور اِن سالوں میں اُس نے اپنے چنے ہوئے شاگردوں کو تعلیم دی، اپنی اِس ساری خدمت اور تعلیم کا خلاصہ یسوع نے اپنے اِن اِلفاظ میں پیش کیا ہے۔ اِس سے ہمیں اِس بات کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے نہ صرف خُدا باپ کے نام اور کردار کے بارے میں تعلیم دی ہے بلکہ اُس نے خُدا باپ کے نام اور کردار کو اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا ہے۔

i. یسوع نے اپنی زندگی کے ذریعے سے خُدا باپ کی محبت، بھلائی، راستبازی، فضل اور پاکیزگی کا اظہار کیا ہے اور اُس نے اُن لوگوں پر خُدا باپ کے نام کو ظاہر کیا ہے۔ "مَیں نے تیرے نام کو۔۔۔ظاہر کیا۔ اِس سے مُراد ہے کہ مَیں نے تیری ذات، تیری خصوصیات کو لوگوں پر ظاہر کیا ہے۔ کسی بھی چیز یا شخص کا نام اُس شخص یا چیز کی ذات یا وجود کے بارے میں بیان کرتا ہے۔" (ٹرینچ)

ii. ایمانداروں کی آج یہی بلاہٹ اور فرض ہے۔ پولس کہتا ہے کہ ایماندار ایسے ہی ہیں جیسے کہ زندہ و جاوید خطوط ہوں جنہیں یہ دُنیا پڑھتی ہے (1 کرنتھیوں3باب2-3 آیات)، اور اُن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے کام اور زندگی سے خُدا باپ کے نام اور اُس کی ذات کی خصوصیات کو دُنیا پر ظاہر کریں۔

ب. جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مجھے دیا: یسوع نے اپنے شاگرد چننے سے پہلے پوری رات دُعا کی اور اُس کا یہ عمل ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ شاگردوں کے چناؤ کے لیے یسوع نے مکمل طور پر خُدا باپ پر انحصار کیا(لوقا 6 باب 12-16 آیات)۔ پس یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ خُدا باپ نے ہی خُدا بیٹے یعنی یسوع کو وہ شاگرد دُنیا میں سے چن کر دیئے تھے۔

i. اُس شام اِن سب باتوں سے کچھ پہلے یہوداہ شاگردوں کے اِس گروہ سے جُدا ہو کر چلا گیا تھا(یوحنا 13 باب 26-30 آیات) پس یہوداہ کے چلے جانے کے بعد یسوع بجا طور پر یہ کہہ سکتا تھا کہ "جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مجھے دیا۔"

ج. وہ تیرے تھے اور تُو نے اُنہیں مجھے دیا: یہاں پر ہمیں ایک اور اشارہ ملتا ہے کہ پاک تثلیث کے سب اقنوم مختلف طرح سے اِس سارے منصوبے میں کام کر رہے تھے۔ تو اِس بات کی وجہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاگرد پہلے خُدا باپ کے تھے اور اُس نے اُنہیں یسوع کو دیا تھا۔

د. اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے: یہ کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے بڑے خلوص کے ساتھ اور بڑی محبت کے ساتھ اُن شاگردوں کو اچھی طرح پرکھا تھا اور اُس نے اُن کی زندگیوں میں خُدا کے کام کو دیکھا تھا۔ اپنی ساری ناکامیوں، ساری کمزوریوں اور مسائل کے باوجود اُنہوں نے ہمیشہ خُدا کے نام اور کلام کو جلال دیا تھا۔

i. "یسوع نے بڑی گہری نظر کے ساتھ اُن کی شخصیات کو پرکھا اور اُس میں ایمان، اُمید اور محبت کو دیکھا اور اُن کی رُوحانی حالت اور خلوص کو بھی دیکھا اور یسوع نے محسوس کیا کہ مستقبل میں ایمان کے سفر اور خُدا کے نام کو جلال دینے کے لیے اُن میں امکانی قابلیت ہے۔" (بروس)

ہ. اب وہ جان گئے کہ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے: یسوع نے اِس بات کے بارے میں اپنے شاگردوں کو کچھ دیر پہلے (یوحنا 14 باب 10-11 آیات) میں اور اُس سے بھی پہلے (یوحنا 8 باب 28-29 آیات) میں بتا دیا ہوا تھا۔ یسوع نے نہ تو اپنے طور پر کچھ کیا یا کہا، بلکہ اُس کا سارا کلام اور اُس کا سارا کام خُدا باپ کی مرضی کے مطابق تھا۔

و. اور سچ جان لیا کہ تیری طرف سے نکلا ہوں: شاگرد یقینی طور پر یسوع اور اُس کے منصوبے کے بارے میں ہر ایک چیز پہلے سے نہیں جانتے تھے لیکن اِس موقعے پر وہ یقینی اِس بات کے قائل ہو چکے تھے کہ یسوع کی ذات الٰہی ہے اور اُس کا کلام بھی خُدا کی طرف سے ہے۔

i. "اِس بات کا تجزیہ کرنا ہمارے لیے بہت بڑا استحقاق ہے کہ کس طرح خُدا بیٹا نہ صرف اپنی دُعا کو ترتیب دیتا ہے بلکہ اپنی دُعا کے لیے مختلف بنیادوں کو کیسے ترتیب دیتا ہے۔ یسوع کی دُعاؤں کی بنیادوں کو اگر دیکھا جائے تو اِس سے خُدا باپ اور بیٹے میں بہت ہی گہری اور منفرد رفاقت کا اندازہ ہوتا ہے، اور اِس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی ساری دُعائیں خُدا باپ کی مرضی اور مقصد کو پورا کرتی ہیں۔" (کارسن)

ز. وہ ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا: اِس بات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہاں پر یسوع دو زاویوں سے نجات کو دیکھ رہا ہے اور جب اُس زاویے سے نجات پر نظر کی جائے تو وہ دونوں زاویے ہمیں سچ معلوم ہوتے ہیں۔

- یوحنا 17 باب 6 آیت بیان کرتی ہے کہ اُن کی نجات اُس کام کی وجہ سے ہے جو خُدا نے خود سرانجام دیا ہے (جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مجھے دیا) اور یہ زاویہ خُدا کے نقطہ نظر سے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔
- یوحنا 17 باب 8 آیت بیان کرتی ہے کہ اُن کی نجات کا تعلق اُن کے ایمان کے ساتھ ہے (وہ ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا) یہ زاویہ انسان کے نقطہ نظر سے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

2. (9-10 آیات) یسوع ایک خاص دُعا کرتا ہے۔

مَیں اُنکے لئے درخواست کرتا ہوں مَیں دُنیا کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُنکے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ اور جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے اور اِن سے میرا جلال ظاہر ہوا ہے۔

اَ. مَیں اُنکے لئے درخواست کرتا ہوں مَیں دُنیا کے لئے درخواست نہیں کرتا: یہ دُعا کرتے ہوئے یسوع کے ذہن میں اُس کے شاگرد تھے۔ اُس نے ایک عام انداز سے پوری دُنیا کے لیے یہ دُعا نہیں کی تھی، بلکہ یسوع نے یہ دُعا خاص طور پر اپنے شاگردوں کے لیے کی تھی جو اُس کے محبت اور نجات کے پیغام کو دُنیا کے پاس لیکر جانے والے تھے۔

i. مَیں اُنکے لئے درخواست کرتا ہوں: ٹرینچ کہتا ہے کہ اِس سارے فقرے میں "مَیں" پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔

ii. جب یسوع یہ کہتا ہے کہ مَیں دُنیا کے لیے درخواست نہیں کرتا تو اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ یسوع کو اُس گناہ میں ڈوبی ہوئی دُنیا کی کوئی پرواہ نہیں تھی، بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہاں پر اپنے شاگردوں کے لیے خاص دُعا کرنا چاہتا تھا۔ "وہ اُن آلہ کاروں کے لیے دُعا کر رہا تھا جن کو وہ تیار کر رہا تھا تاکہ اُن کے وسیلے سے وہ پوری دُنیا تک اپنا نجات کا پیغام پہنچائے۔" (مورگن)

iii. " جب یسوع یہ کہتا ہے کہ مَیں دُنیا کے لیے درخواست نہیں کرتا تو اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ یسوع کو اُس گناہ میں ڈوبی ہوئی دُنیا کی کوئی پرواہ نہیں تھی، وہ اس دُنیا کا نجات دہندہ ہے (یوحنا 4 باب 42 آیت؛ موازنہ کیجیے 3 باب 17 آیت؛ 12 باب 47 آیت)، لیکن دُنیا کی نجات کا انحصار اُس گواہی پر ہے جو وہ لوگ دینے جا رہے تھے جنہیں خُدا نے دُنیا میں سے چن کر یسوع کو دیا تھا (دیکھیے آیات 21-22) اور یہ وہ ہیں جنہیں اِس موقع پر اُسکی شفاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔" (بروس)

iv. "اِس وقت میری پوری توجہ میرے شاگردوں پر ہے تاکہ وہ میرے وسیلے نجات کی خوشخبر کو دُنیا کے کونے کونے تک لے جانے کے لیے مکمل طور پر تیار ہو جائیں۔ یہاں پر یسوع وہی کردار نبھار رہا ہے جو کفارے کی قربانی اور عبادت کے دن سردار کاہن کی دُعا کا دوسرا حصہ ہوتا ہے۔ اُس دُعا میں سردار کاہن دیگر کاہنوں اور ہارون کے بیٹوں کے لیے شفاعت کرتا ہے۔" (کلارک)

ب. بلکہ اُنکے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے: یہاں پر کہا جا سکتا ہے کہ جب یسوع یہ دُعا کر رہا ہے تو اُس کے ذہن میں صرف گیارہ رسول ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سارے لوگ ہیں، اور یہ وہ لوگ ہیں جو اِن گیارہ رسولوں کی گواہی اور منادی پر یقین کریں گے اور ایمان لائیں گے (جیسے کہ یسوع خاص طور پر یوحنا 17 باب 20 آیت میں اِس بات کا ذکر کرتا ہے)۔ یسوع کی خاص توجہ اپنے شاگردوں پر مرکوز تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خُدا نے وہ شاگرد اُسے دیئے ہیں۔

i. "ایک بہت مشہور پرانی کہاوت ہے جس کا ذکر کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ "اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو میرے کُتے سے بھی پیار کرو گے۔" یسوع خُدا باپ کا اِس قدر زیادہ پیار کرتا تھا کہ اُس سے جڑے ہوئے ہر شخص اور ہر ایک ذات کو بھی اُسی شدت کے ساتھ پیار کرتا تھا۔ یسوع کے خُدا باپ کے لیے پیار کی وجہ سے ہم بھی جو خُدا کی طرف سے اُسے دیئے گئے ہیں اُس کی محبت کو حاصل کرتے ہیں۔ یسوع کی نظر میں ہم انمول ہیں کیونکہ خُدا باپ نے ہم سے محبت رکھی ہے۔" (سپرجن)

ج. جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے: یسوع نے پہلے ہی اُس جلال کی بات کی ہے جو اُس کے اور خُدا باپ کے درمیان میں یکساں طور پر ہے (یوحنا 17 باب 5 آیت)۔ یہاں پر وہ نجات پانے والے لوگوں کی زندگیوں میں اپنے اور خُدا باپ کے کردار کے بارے میں بات کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ ایمان لانے والوں کا تعلق نہ صرف خُدا باپ کے ساتھ ہے بلکہ خُدا بیٹے سے بھی اُتنا ہی تعلق ہے۔

i. ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اُس کا تعلق خُدا کی ذات کے ساتھ ہے، اور جو کچھ بھی خُدا باپ کے پاس ہے ضروری نہیں کہ اُس کا تعلق ہماری ذات کے ساتھ ہو۔ کوئی بھی شخص خُدا باپ سے یہ کہہ سکتا ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے لیکن صرف یسوع ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔

ii. "ہر ایک چیز پر دونوں کا پورا پورا اور برابر کا حق ہے اور ہر ایک چیز کے بارے میں دونوں کی یکساں ذمہ داری بھی ہے۔" (ٹینی)

د. اِن سے میرا جلال ظاہر ہوا ہے: ایک طرح سے ایک ایماندار ہونے کا، ایک نئے سرے سے پیدا شدہ شخص کا، مسیح کے پیروکار ہونے کا مطلب یہی ہے کہ ہم میں اُس کا جلال ظاہر ہو۔ یسوع صرف یہ نہیں چاہتا کہ وہ ایمانداروں کے اندر رہے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اُن کے وسیلے سے اُس کا جلال ظاہر ہو۔

i. "جس طرح دُنیا کے خیالات صلیب کے بارے میں غلط تھے، بالکل اُسی طرح دُنیا کے خیالات اِن رسولوں کے بارے میں بھی غلط تھے۔ دُنیا نہیں جانتی کہ کسی اور کا نہیں بلکہ خُدا کے بیٹے کا جلال اِن میں ظاہر ہوتا ہے۔" (مورث)

ii. پولس رسول بعد میں اِس بات کو اچھی طرح سے سمجھا جب اُس نے یہ لکھا کہ 'مسیح جو جلال کی اُمید ہے تم میں رہتا ہے' (کلسیوں 1 باب 27 آیت)

iii. ایمانداروں کے اندر یسوع کے علاوہ کسی بھی اور کا جلال نہیں ظاہر ہونا چاہیے۔ مختلف رہنماؤں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنے پیروکاروں میں اپنا جلال، اپنی بڑھائی کو ظاہر کریں، ایمانداروں کے اندر ہمیشہ خُداوند یسوع کا ہی جلال ظاہر ہونا چاہیے۔

3. (11-12 آیات) یسوع کی اپنے شاگردوں کے لئے پہلی درخواست: اَے باپ انہیں محفوظ رکھ

مَیں آگے کو دُنیا میں نہ ہونگا مگر یہ دُنیا میں ہیں اور مَیں تیرے پاس آتا ہوں۔ اَے قدوس باپ! اپنے اُس نام کے وسیلہ سے جو تُو نے مجھے بخشا ہے اُنکی حفاظت کر تاکہ وہ ہماری طرح ایک ہوں۔ جب تک مَیں اُنکے ساتھ رہا مَیں نے تیرے اُس نام کے وسیلہ سے جو تُو نے مجھے بخشا ہے اُنکی حفاظت کی۔ مَیں نے اُنکی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سوا اُن میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا تاکہ کتاب مقدس کا لکھا پورا ہو۔

اَ. مَیں آگے کو دُنیا میں نہ ہونگا مگر یہ دُنیا میں ہیں: جب یسوع یہ ساری دُعا کر رہا ہے تو اُس کے ذہن میں یہ بات بہت واضح ہے کہ وہ جلد اِس دُنیا سے جانے والا ہے۔ وہ اِس بات سے بخوبی واقف تھا کہ وہ آگے کو جسمانی طور پر اِس دُنیا میں نہیں رہے گا جبکہ اُس کے شاگرد اِسی دُنیا میں رہیں گے۔ اِس لیے اُنہیں یسوع کی خاص دُعا کی ضرورت تھی۔

- اُن کو اِس لیے بھی دُعا کی ضرورت تھی کیونکہ یسوع کی زمینی خدمت کے دوران اُن کی جو منفرد رفاقت تھی وہ ختم ہونے جا رہی تھی۔
- اُنہیں اِس لیے بھی دُعا کی ضرورت تھی کیونکہ یسوع کے اِس دُنیا سے جانے کے حوالے سے اُن کی زندگی میں بہت مشکل حالات آنے والے تھے جیسے کہ یسوع مسیح کو دھوکہ دیا جانا، اُس کی گرفتاری، اُس پر مقدمہ چلایا جانا، اُس پر ظلم و تشدد، اُس کی تصلیب، اُس کا جی اُٹھنا اور آسمان پر اُٹھا لیا جانا۔

- اُنہیں اِس لیے بھی دُعا کی ضرورت تھی کیونکہ آگے کو یسوع اُن کی مدد کرنے کے لیے جسمانی طور پر اُن کے ساتھ نہیں ہو گا۔
- اُنہیں اِس لیے بھی مدد کی ضرورت تھی کہ رُوح القدس اُن کی زندگیوں میں موثر کردار ادا کر سکے، رُوح کے اُن پر نازل ہونے کے لیے اور اُن کے رُوح القدس پر مکمل انحصار کے لیے۔

i. "آگے کو یسوع اُن کے ساتھ جسمانی طور پر موجود نہیں رہنے والا تھا، لیکن شاگردوں نے اِسی دُنیا میں موجود رہنا تھا۔ اور ابھی اُنہیں اِس دُنیا کے تلخ حالات وواقعات کا سامنا یسوع کی اُس رہنمائی اور مدد کے بغیر کرنا تھا جس کے وہ جسمانی طور پر عادی تھے۔" (ڈوڈز)

ب. اور مَیں تیرے پاس آتا ہوں: یسوع نے یہ فقرہ اِس لئے نہیں بولا کہ وہ اپنی توجہ اِس بات کی طرف لگانا چاہتا تھا کہ اپنے باپ کے حضور میں ہے، بلکہ یہ فقرہ تو اِس بات کی طرف توجہ دلاتا تھا کہ اُس کا کام اِس زمین پر ختم ہو چکا تھا اور ابھی وہ واپس آسمان پر جانے والا تھا۔

ج. اَے قدوس باپ! اپنے اُس نام کے وسیلہ سے جو تُو نے مجھے بخشا ہے اُنکی حفاظت کر: شاگردوں کو اپنی حفاظت کے لیے یسوع مسیح کی دُعا اور خُدا باپ کی قدرت کی ضرورت تھی۔

i. اُن کو حفاظت کی ضرورت تھی کہ وہ یسوع کے چلے جانے کے بعد بھی اُسی کے شاگرد رہیں۔ اُس زمانے کی یہودی روایات کے مطابق جب کوئی ربی مر جاتا تھا تو اُس کے شاگرد مسلسل اُسی کے شاگرد نہیں رہتے تھے بلکہ وہ کسی اور ربی کی پیروی کرنا شروع کر دیتے تھے۔ لیکن اِن شاگردوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنے ربی اور آقا یسوع ہی کے شاگرد رہیں۔

ii. "آپ کو نجات مل چکی ہے لیکن آپ کو مسلسل حفاظت کی ضرورت ہے۔ آپ نئی مخلوق بن چکے ہیں لیکن آپ کو مسلسل حفاظت کی ضرورت ہے۔ آپ کے دل اور آپ کے ہاتھوں کو پاک کر دیا گیا ہے لیکن آپ کو مسلسل حفاظت کی ضرورت ہے۔" (سپرجن)

iii. ہمیں اپنی شفاعت کرنے والے (رومیوں 8 باب 34 آیت؛ عبرانیوں 7 باب 25 آیت) خداوند یسوع کی مدد کی ضرورت ہے کہ وہ خُدا باپ سے ہماری حفاظت کے لیے دُعا کرے۔ یسوع کے مسلسل شاگرد کہلانے کے لیے، یسوع میں زندگی گزارنے کے لیے ہم اپنی ذات پر مکمل انحصار نہیں کر سکتے۔ یہ دُنیا، جسمانی خواہشات اور ابلیس بہت طاقتور، بہت اثر پذیر اور بہت زیادہ گمراہ کرنے والے ہیں اور اُن کی گمراہ کرنے کی تمام کوششوں کے سامنے ہم اپنی قوت سے ٹکے نہیں رہ سکتے۔ اگر ہم مسیح میں قائم ہیں تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ یسوع نے ہمارے لیے دُعا کی ہے اور خُدا باپ ہماری حفاظت کرتا ہے۔

- ہمیں آپسی تفرقے اور نفاق سے حفاظت کی ضرورت ہے: تاکہ وہ۔۔۔ ایک ہوں۔
- ہمیں خطاؤں سے حفاظت کی ضرورت ہے۔
- ہمیں گناہوں سے حفاظت کی ضرورت ہے۔
- ہمیں ریاکاری سے حفاظت کی ضرورت ہے۔

iv. اپنے اُس نام کے وسیلہ سے۔۔۔اُنکی حفاظت کر: یسوع نے خُدا باپ سے یہ دُعا نہیں کہ کہ "کسی فرشتے کے وسیلے اِن کی حفاظت کر، یا کسی کلیسیائی رہبر کے ذریعے سے اِن کی حفاظت کر، یا اِن کی اپنی کوششوں کے وسیلے سے اِن کی حفاظت کر۔" ایمانداروں کی حفاظت کا کام بہت ہی بڑا اور بہت ہی اہم ہے اور اِس کے لیے خُدا کے اپنے نام، اُس کے کردار اور اُس کی قدرت کی ضرورت ہوتی ہے۔

v. پ اَے قدوس باپ! اپنے اُس نام کے وسیلہ سے جو تُو نے مجھے بخشا ہے اُنکی حفاظت کر: اِس نقطے کے حوالے سے علماء میں کچھ بحث پائی جاتی ہے (بالخصوص ویسٹکوٹ اور ہورٹ کی طرف سے)۔ کچھ لوگ اِس جگہ پر اِس بات کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں کہ کیا یہاں پر یسوع یہ کہہ رہا ہے کہ اپنے نام کے وسیلہ سے اُن کی حفاظت کر جنہیں تُو نے مجھے بخشا ہے، یا اپنے نام کے وسیلہ سے اُن کی حفاظت کر جو تُو نے مجھے بخشا ہے۔ ویسٹکوٹ اور ہورٹ اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہاں پر شاگردوں کے خُدا کی طرف سے بخشے جانے کی بات نہیں کی جارہی بلکہ خُدا کے نام کی بات کی جارہی ہے جو یسوع کو بخشا گیا ہے۔ کہ "اُن کی مجھ میں حفاظت کر کیونکہ مَیں تیرا نام، تیری ذات کا مفہوم، تیری ذات کا مکاشفہ اور تیری ذات کا مظہر ہوں۔" (ٹرینچ)

د. تاکہ وہ ہماری طرح ایک ہوں: جب خُدا شاگردوں کی حفاظت کرتا ہے تو اُس کا کام صرف یہی نہیں تھا کہ وہ مسیح میں قائم رہیں بلکہ اُس حفاظت کا مقصد یہ بھی تھا کہ وہ آپس میں متحد رہیں۔ یسوع نے یہ دُعا کی کہ وہ ایک ہوں بالکل اُسی طرح جیسے وہ خود خُدا باپ کے ساتھ ایک ہے۔(وہ ہماری طرح ایک ہوں)۔

i. "جس اتحاد اور اتفاق کا یہاں پر ذکر ہوا ہے اُسے صرف اصول وضوابط سے ہی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اندرونی فطرت کا اتحاد ہے اور اِس کے لیے خُدا باپ اور خُدا بیٹے کی ذات جیسے اتحاد کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔" (ٹینی)

ii. اُن کے باہمی مسلسل اتحاد کے بارے میں کچھ بھی سوچنا اور فرض کرنا مشکل تھا؛ اِس کی سمجھ اُس وقت آتی ہے جب یسوع کی موت کے بعد شاگرد تتر بتر ہو گئے اور بعد میں خدمت کرنے کے لیے بھی ایک دوسرے سے دور دور چلے گئے لیکن اِس کے باوجود اُن کے درمیان ایک اتحاد قائم رہا۔

iii. جس اتحاد کے بارے میں یسوع نے دُعا کی ہے اُس کا ایک خاص نمونہ یا ترتیب ہمیں دیکھنے کو ملتی ہے۔ باپ اور بیٹا آپس میں ایک ہیں لیکن وہ ایک ذات نہیں ہیں۔ اور جب ہم آپس میں ایک ہوتے ہیں اور خُدا کے ساتھ ایک ہوتے ہیں تو اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہماری حیثیت بدل جاتی ہی۔ بلکہ اِس اتحاد کا مطلب ہے رُوح میں اتحاد، دِلوں میں اتحاد، مقصد میں اتحاد اور منزل کے حصول کے لیے اتحاد۔

ہ. جب تک مَیں اُنکے ساتھ رہا مَیں نے تیرے اُس نام کے وسیلہ سے۔۔۔اُنکی حفاظت کی: یسوع نے اپنی اُس تین سالہ خدمت کو یاد کیا جو اُس نے اُس رسولوں کے لیے اور اُن کے درمیان میں کی تھی۔ اُس سارے وقت میں اُس نے اُن کی حفاظت اور رہنمائی کی۔ یسوع نے اپنی زمینی خدمت کے دوران خُدا باپ کے نام میں اپنے اختیار، قدرت اور مرضی سے اپنے شاگردوں کی حفاظت کی تھی۔

i. "سائرس یہاں پر کہتا ہے کہ یسوع یہاں پر دو طرح کی حفاظت کا موازنہ کر رہا ہے۔ جب تک وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ تھا اُس نے اُن کی حفاظت کی تھی، اور اب جب وہ جارہا ہے تو وہ باپ سے درخواست کر رہا ہے کہ وہ اُنکی حفاظت کرے۔ ایک طرح سے شاگردوں کی حفاظت میں خُدا باپ اور خُدا بیٹے دونوں کا برابر کا حصہ اور اختیار ہے۔" (ایلفرڈ)

ii. "خُدا باپ کی قدرت سے جو یسوع مسیح میں موجود ہے اُس نے اُن شاگردوں کی اُسی طرح حفاظت کی جیسے وہ کوئی خزانہ ہوں جو باپ نے اُس کے سپرد کیا ہوا ہے، اور یہاں پر یسوع اپنی اُس مختاری کا حساب کتاب باپ کو دے رہا ہے۔" (بروس)

iii. یسوع نے اپنے شاگردوں کی حفاظت محض اپنے نام کے وسیلہ سے نہیں کی، بلکہ اُس نے یہ حفاظت خُدا باپ کے نام کے وسیلہ سے کی اور اِس سارے کام کے دوران اُس نے ہر ایک چیز کے لیے خُدا باپ پر پورا انحصار کیا۔ پس اگر ہم یہ خیال کریں کہ ہم اپنی قدرت سے، اپنے نام سے اور اپنی کوششوں سے اپنی اور دیگر لوگوں کی حفاظت کر سکتے ہیں تو ہم سے زیادہ بیوقوف شاید ہی کوئی اور ہو۔

iv. یسوع نے جو درخواست کی اُس کی بنیاد خُدا باپ کے نام (کردار) اور شاگردوں پر اُس کی ملکیت اور اختیار میں پیوست ہے۔

و. **ہلاکت کے فرزند کے سوا اُن میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا:** یسوع نے اپنے سب شاگردوں کی حفاظت کی سوائے ایک کے اور وہ یہوداہ تھا۔ یہ اِس لیے تھا کیونکہ کلامِ مُقدس کی تعلیمات کے مطابق یہوداہ ہلاکت کا فرزند تھا اور اُس کے لیے بُرائی اور ہلاکت کے کام کرنا مقرر ہو چکا تھا۔

i. "غور سے دیکھیں کہ یہاں پر یہ نہیں لکھا کہ وہ ہلاک ہونے والا تھا، بلکہ ہلاکت کا فرزند تھا۔ یسوع نے اُسے نہیں کھویا (یوحنا 18 باب 9 آیت دیکھیں) بلکہ اُس شخص نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. "اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اصل متن میں اگر دیکھا جائے تو 'اسم' ہلاکت جس فعل سے ماخوذ ہے وہ ہے 'ہلاک ہونا'۔ شاگردوں میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا سوائے اُس کے جسے ہلاک ہونا چاہیے تھے، جس کا اپنا انتخاب اور خصوصیات ہلاکت خیز تھیں۔" (ایلفرڈ)

iii. "ہلاکت کا فرزند کسی حتمی منزل کی طرف اشارہ نہیں کر رہا بلکہ یہ ایک کردار کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہاں پر دیا گیا تاثر ظاہر کرتا ہے وہ ہلاکت کے لیے مقرر نہیں ہوا تھا بلکہ جو کردار اُس نے اپنایا تھا وہ اُس کو ہلاکت کی طرف لے کر گیا۔" (مورث)

ز. **تا کہ کتاب مقدس کا لکھا پورا ہو:** وہ کلام جو یہوداہ کے یسوع کو دھوکہ دینے کی وجہ سے پورا ہوا وہ 41 زبور 9 آیت اور 109 زبور 8 آیت ہے اور اِس کا ذکر اعمال 1 باب 20 آیت میں بھی ہو چکا ہے۔ داؤد بادشاہ کے خلاف اُس کے اپنے ساتھی اخیتفل نے مکاری سے کام لیا اور اُسکو دھوکہ دیا۔ اُس کی یہ مکاری اور دھوکہ یہوداہ کی خُداوند یسوع کے خلاف مکاری اور دھوکے کی پیشن گوئی تھی۔

4. (13-16 آیات) یسوع اپنی پہلی درخواست کی وضاحت کرتا ہے:

لیکن اب مَیں تیرے پاس آتا ہوں اور یہ باتیں دُنیا میں کہتا ہوں تا کہ میری خوشی اُنہیں پوری پوری حاصل ہو۔ مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا اور دُنیا نے اُن سے عداوت رکھی اِسلئے کہ جس طرح مَیں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں۔ مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُس شریر سے اُنکی حفاظت کر۔ جس طرح مَیں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں۔

اَ. **لیکن اب مَیں تیرے پاس آتا ہوں:** یسوع نے ایک بار پھر وہی فقرہ استعمال کیا جو اُس نے یوحنا 17 باب 11 آیت میں بھی استعمال کیا تھا۔ جب وہ یہ دُعا کر رہا تھا تو وہ اِس بات کو مکمل طور پر جانتا تھا کہ اُس کا اِس زمین پر کام ختم ہونے والا ہے۔

ب. **تاکہ میری خوشی اُنہیں پوری پوری حاصل ہو:** ایسا نہیں تھا کہ یسوع اپنے پیچھے صرف اچھے ملازم چھوڑ کر جانا چاہتا تھا اور اُس نے صرف اُن کی حفاظت کے لیے ہی دُعا کی تھی، بلکہ یسوع نے اُن کی خوشی کے لیے بھی دُعا کی تھی کیونکہ وہ اُن کی بہت زیادہ پرواہ کرتا تھا اور اُن سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ اِس لیے اُس نے دُعا کی کہ اُس کی اپنی خوشی اُنہیں پوری پوری حاصل ہو۔

i. "جب بھی وہ یاد کرتے ہونگے کہ جس رات یسوع کو دھوکہ دیا گیا اور وہ گرفتار ہوا اُس نے اپنے پیروکاروں کی حفاظت اور خوشی کے پورے ہونے کے لیے دُعا کی تھی۔" (کارسن)

ii. یسوع کی زندگی خوشی سے بھری ہوئی تھی، اِسی لیے وہ یہاں پر اپنی خوشی کا ذکر کرتا ہے۔ اگر یسوع کی زندگی میں خوشی نہ ہوتی تو یہاں پر اُس کی یہ دُعا بالکل بے معنی ہوتی۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ یسوع مردِ غمناک اور رنج سے آشنا تھا (یسعیاہ 53 باب 3 آیت)۔ اِس کے باوجود یسوع کی زندگی خوشی اور اطمینان سے بھری ہوئی تھی اور جو اطمینان اور خوشی اُس کے پاس تھی وہ خوشی اِس زمین پر پیدا ہونے والے کسی بھی انسان کے پاس نہیں تھی۔

- اُس کی خوشی کی بنیاد اُسکی خُدا باپ کے ساتھ اٹوٹ رفاقت تھی۔
- اُس کی خوشی خُدا باپ پر ایمان اور اُس پر مکمل بھروسے کا پھل تھی۔
- اُس کی خوشی خُدا کے وہ سب عظیم کام دیکھنے کی وجہ سے بھی تھی جو خُدا نے اُس کے وسیلے سے کیے تھے۔
- اُس کی خوشی کبھی کسی خطا یا غلطی کی وجہ سے ماند نہیں پڑی تھی کیونکہ اُس میں قطعی طور پر گناہ موجود نہیں تھا۔
- اُس کی خوشی کسی بھی انسان کی طرف سے دھوکہ دہی کی وجہ سے ماند نہیں پڑی تھی۔
- اُس کی خوشی کبھی اِس وجہ سے بھی ماند نہیں پڑی تھی کیونکہ اُس کی زندگی میں گناہ یا بدی کی رتی برابر بھی جگہ موجود نہیں تھی۔

iii. اگر یسوع اپنے شاگردوں کے لیے اتنا زیادہ فکر مند تھا کہ اُس نے اُن کی خوشی کے لیے دُعا کی تو ہمیں بھی اپنی خوشی کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔ خُدا کا مقصد ہر گز یہ نہیں کہ وہ ہماری زندگی سے خوشی کو ختم کر دے بلکہ وہ ہماری زندگی میں اور زیادہ خوشی پیدا کرے۔ یہ دُنیا، ہمارا اپنا جسم یا اِس کی خواہشات اور ابلیس ہمیں کوئی اور ہی بات بتائے گا لیکن خُدا چاہتا ہے کہ ہماری زندگیاں اُس کی خوشی سے بھری ہوں۔

ج. **مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا:** یسوع نے بڑی ایمانداری اور تندہی سے خُدا باپ کا پیغام اور کلام اپنے شاگردوں کو پہنچا دیا۔ یہاں پر یسوع اپنے آپ کو ایک پیامبر کے طور پر دیکھتا اور پیش کرتا ہے۔

i. **مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا:** "یسوع نے اپنے شاگردوں تک خُدا کا صرف لفظی پیغام ہی نہیں پہنچایا، بلکہ اُس نے خُدا کا سارا مکاشفہ جو اُس کی اپنی زندگی، اپنے اعمال اور اپنی ذات سے ظاہر تھا اُن تک پہنچا دیا۔" (ٹرینچ)

ii. "دیکھیں کہ کس طرح ہمارا خُداوند یسوع اپنی ساری تعلیمات کو خُدا باپ سے حاصل کرتا ہے۔ آپ یسوع کو کبھی بھی یہ شیخی مارتے ہوئے نہیں دیکھتے کہ وہ اُن سب باتوں کا خلق کرنے والا ہے، بلکہ وہ ہر ایک بات میں خدا باپ کے نام کو جلال دیتا ہے۔ اُس نے جو باتیں خُدا باپ سے حاصل کیں اُنہیں اپنے شاگردوں کے سامنے دہرا دیا۔ 'مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا۔ اگر یسوع ایسا کرتا ہے تو ہمیں کس حد تک خُدا کے

کلام کے وسیلے اُسی کے نام کو جلال دینا چاہیے، ہم میں سے کئی ایسا رویہ رکھتے ہیں گویا وہ کلام خُدا کی طرف سے نہیں بلکہ اُن کی اپنی طرف سے تھا۔" (سپرجن)

د. **مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے:** یسوع کی یہ دُعا ہمیں خبر دار کرتی ہے کہ ہم کہیں زمانے سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کی کوشش نہ کریں، جس طرح پرانے دور میں راہب خانوں اور خانقاہوں میں کیا جاتا تھا۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اِس دُنیا کے اندر رہیں لیکن ہم اِس کا حصہ نہ بنیں اور نہ ہی ابلیس کی کسی چال کا حصہ بنیں، بالکل اُسی طرح جیسے کشتی سمندر کے اندر ہوتی ہے اور محفوظ ہوتی ہے لیکن اگر سمندر کشتی کے اندر آ جائے تو وہ کبھی بھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔

- اگر ہم اِس دُنیا میں سے اُٹھا لیے جائیں تو یہ دُنیا مکمل تاریکی میں ڈوب جائے گی اور تباہ ہو جائے گی۔ یسوع نے ہمیں کہا ہے کہ تم دُنیا کا نور ہو، لہذا ہمیں اِس دُنیا میں چمکنا چاہیے۔
- اگر ہم اِس دُنیا میں سے اُٹھا لیے جائیں تو دُنیا کے پاس مسیح کی گواہی نہیں ہو گی جو نجات کے راستے کی طرف اُس کی رہنمائی کرنے کے لیے بہت ضروری ہے، ہم نے دوسروں کو مسیح کے لیے جیتنا ہے۔
- اگر ہم دُنیا میں سے اُٹھا لیے جائیں تو ہمارے پاس یہ موقع نہیں ہو گا کہ ہم مسیح کی اُسی جگہ پر خدمت کریں جہاں پر ہم نے اُس کے خلاف گناہ کیا تھا۔ ہم نے یہاں پر یسوع کی خدمت کرنی ہے۔
- اگر ہم اِس دُنیا میں سے اُٹھا لیے جائیں تو ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہونگے کہ اِس دنیا میں خُدا کی حکمت، سچائی، قدرت اور فضل کس قدر اچھے طریقے سے کام کرتا ہے جیسا کہ ہمیں آسمان میں دیکھنے کو نہیں ملے گا، پس ہم یہاں پر خُدا کا فضل دیکھتے ہیں۔
- اگر ہم اِس دُنیا میں سے اُٹھا لیے جائیں تو ہم اُس جگہ سے دور چلے جائیں گے جہاں پر رہ کر ہم آسمان پر جانے کی تیاری کر سکتے ہیں۔ ہم کسی اور فرقے کے عقیدے کی پیروی کرتے ہوئے کسی عالم ارواح کو نہیں مانتے جہاں پر رُوحوں کی صفائی کی جاتی ہے۔ ہم نے اِسی زمین پر رہ کر آسمان پر جانے کی تیاری کرنی ہے، پس یہاں پر ہم آسمان پر جانے کی تیاری کریں۔
- اگر ہم اِس دُنیا میں سے اُٹھا لیے جائیں تو ہم خُدا کی اُس قدرت کا تجربہ نہیں کر پائیں گے جو ہمیں اِس دُنیا کی تمام مشکلات میں بچائے رکھتی ہے، پس ہم اِس دُنیا میں مسیحی زندگی گزارنا جاری رکھتے ہیں۔

i. ایوب، موسیٰ، ایلیاہ اور یوناہ نے یہ دُعا کی کہ خُدا اُنہیں اِس دُنیا میں سے اُٹھا لے لیکن خُدا نے اُن کی ایسی دُعاؤں کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ ہمارے حوالے سے بھی خدا کی یہی مرضی ہے کہ ہم اِس دُنیا میں رہیں اور وہ کام جو اُس نے ہمارے سپرد کیا ہے اُسے مکمل کریں۔

ہ. **مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُس شریر سے اُنکی حفاظت کر:** یسوع واقعی یہ چاہتا تھا کہ ہم اِس دُنیا میں رہیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ ہم ابلیس جیسے ہوں یا ابلیس ہمیں اپنے مقصد کے لیے استعمال کرے۔ یسوع نے یہ دُعا نہیں کی کہ ہم جنگ میں سے باہر نکال لیے جائیں بلکہ اُس نے یہ دُعا کی کہ ہم اِس جنگ میں اور قوت پائیں اور خُدا جنگ کے دوران ہماری حفاظت کرے۔

i. "یہاں پر یہ نہیں کہا گیا کہ بُرائی سے اُنکی حفاظت کر بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ شریر سے اُنکی حفاظت کر۔ یہ شریر وہ ہے جس کا یہاں پر تین دفعہ ذکر کیا گیا ہے اور اُسے دُنیا کا سردار کہا گیا ہے(یوحنا12باب31آیت؛14باب30 آیت،16باب11آیت)" (بروس)

ii. یسوع نے اپنے شاگردوں کے لیے دُعا کی کہ وہ شریر یعنی ابلیس، اِس دُنیا اور اس کے سارے بدی کے منصوبوں سے محفوظ رہیں۔

- وہ گمراہی سے بچے رہیں۔
- وہ دُنیاداری کے گناہوں سے بچے رہیں۔
- وہ ناپاکی سے بچے رہیں۔
- اِس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ وہ مشکلات اور اِس زندگی کی سختیوں سے بچے رہیں۔

iii. "شریر یعنی ابلیس اکثر اِس دُنیا کی نفرت کے ذریعے سے اپنا کام کرتا ہے(دیکھیے یوحنا15باب18آیت تا16باب4آیت)، اور خُداوند کے شاگردوں کو دُنیا کی نفرت اور کینے سے تحفظ کی ضرورت تھی۔" (کارسن)

iv. ہر کسی کو حفاظت کی ضرورت ہے۔ جب ہم کسی نوجوان کے بارے میں سوچتے ہیں تو اگر وہ گناہ سے بچا رہے تو ہم اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی زندگی بھی ایک عجیب کشمکش کا شکار ہوتی ہے اور وہ ایک طرح سے حالتِ جنگ میں ہوتے ہیں۔ نوجوانی میں اُن کے جذبات بہت زیادہ تیز ہوتے ہیں، اُن میں جسمانی ہوس اور شہوت بھی زوروں پر ہو سکتی ہے، اور اُن پر اکثر اِس بات کا پریشر بھی ہوتا ہے کہ وہ دُنیا کو اپنا آپ دکھائیں اور اپنا آپ ثابت کریں۔ پھر بھی بڑی عمر کے لوگوں کے گناہ میں گرنے کا بھی بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ہمیں بائبل میں نوجوانوں کے گناہ میں گرنے کی مثالیں نہیں ملتیں، ہم یوسف اور دانی ایل کو دیکھتے ہیں کہ کیسے اُنہوں نے اپنی زندگی میں گناہ کا مقابلہ کیا اور کامیاب رہے۔ جبکہ ہمیں ادھیڑ عمر لوگوں کے گناہ میں گرنے کی کئی ایک مثالیں ملتی ہیں جیسے کہ داؤد، سلیمان اور لوط وغیرہ۔

v. اِس حوالے پر پیغام دیتے ہوئے سپرجن نے اُن مخصوص لوگوں سے بات کرتے ہوئے کہا جو گناہ تو کرتے ہیں لیکن اُسے بُرا محسوس نہیں کرتے: "آپ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ جو گناہ کرتے ہیں وہ بُرا نہیں ہے، اور مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیوں؟ جب آپ پانی بھرنے کے لیے کنویں میں بالٹے پھینکتے ہیں اور وہ پانی سے بھر جاتی ہے تو جتنی دیر تک تو بالٹی پانی کے اندر ہوتی ہے آپ اُسے با آسانی اوپر کھینچ سکتے ہیں لیکن جونہی پانی کی بھری ہوئی بالٹی پانی سے باہر آتی ہے اُسے کھینچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ جو گناہ میں زندگی گزارتے ہیں اُن کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ جب تک آپ گناہ میں زندگی گزارتے ہیں تو آپ کو وہ کوئی بوجھ نہیں لگتا اور نہ ہی آپ کو وہ بُرا لگتا ہے، لیکن جب خُداوند ایک بار آپ کو پانی میں سے باہر نکال لائے تو آپ کو وہ ناقابلِ برداشت لگے گا اور آپ کو وہ انتہائی بُرا محسوس ہو گا۔ میری دُعا ہے کہ آج کی رات خُدا آپ میں سے بہت ساروں کو گناہ میں سے باہر نکالے۔ اگرچہ آپ گناہ میں بہت گہرائی تک دھنسے ہوئے ہیں وہ آپ کو اوپر کھینچے اور اپنے پیارے بیٹے میں آپ کو قبول کرے۔" (سپرجن)

و. جس طرح مَیں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں: کیونکہ یسوع یہ جانتا تھا کہ اُس کے شاگرد اُس میں ہیں اِس لیے وہ کہتا ہے کہ وہ دُنیا کے نہیں ہیں جیسے کہ یسوع دُنیا کا نہیں تھا۔ وہ اپنے شاگردوں کو اصل میں کہہ رہا ہے کہ جو کچھ وہ اُس میں ہیں وہی وہ ساری دُنیا کے سامنے بنیں۔

i. یسوع نے محض یہ نہیں کہا کہ اُس کے شاگرد اور اُس کے پیروکار اِس دُنیا کے نہیں، بلکہ اُس نے کہا کہ جس طرح وہ دُنیا کا نہیں اُسی طرح اُس کے شاگرد بھی اِس دُنیا کے نہیں ہیں۔ یعنی جس طرح یسوع دُنیا سے علیحدہ ہے اُسی طرح اُس کے شاگرد بھی اِس دُنیا سے علیحدہ ہیں۔

ii. بہت سارے لوگوں کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ اِس دُنیا کے نہ ہوں لیکن اُن کا اِس دُنیا کا نہ ہونا یسوع کے اِس دُنیا کے نہ ہونے جیسا نہیں ہوتا۔ وہ لوگ پاگل ہوسکتے ہیں، پُرتشدد ہوسکتے ہیں یا پھر بہت ہی زیادہ عجیب ہوسکتے ہیں، اِس کے علاوہ اور بہت ساری چیزیں ہیں جو وہ کرسکتے ہیں۔ لیکن یسوع کا اِس دُنیا کا نہ ہونا اِن سب سے جُدا اور بہت ہی منفرد تھا۔

- یسوع اپنی فطرت کے لحاظ سے اِس دُنیا کا نہیں تھا۔
- یسوع اپنے کام کے لحاظ سے اِس دُنیا کا نہیں تھا۔
- یسوع اپنے کردار کے لحاظ سے اِس دُنیا کا نہیں تھا۔

5. (17-19 آیات) یسوع کی اپنے شاگردوں کے لئے دوسری درخواست

اُنہیں سچائی کے وسیلہ سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے جس طرح تُو نے مجھے دُنیا میں بھیجا اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا۔ اور اُنکی خاطر مَیں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تا کہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس کئے جائیں۔

اَ. اُنہیں سچائی کے وسیلہ سے مقدس کر: مُقدس کیے جانے کا مطلب ہے علیحدہ کیا جانا تا کہ خُدا کے کسی خاص کام یا مقصد کے لیے استعمال ہوسکیں۔ اِس کا مطلب پاک کیا جانا ہے اور دُنیا کی بداعمالی کا دور کیا جانا بھی ہے تا کہ کوئی خُدا کے مقصد اور کام کے لیے استعمال ہوسکیں۔

i. "لفظ hagios (تبدیل کیا جانا، پاک کیا جانا، مطہر کیا جان یا مخصوص کیا جانا) کے معنی ہیں خُدا کے لیے علیحدہ کیا جانا۔ یہ کوئی چیز بھی ہوسکتی ہے، قربان کیے جانے کے لیے کوئی جانور بھی ہوسکتا ہے یا اُس کی خدمت کے لیے کوئی انسان بھی ہوسکتا ہے۔" (ٹرینچ)

ii. یسوع نے اپنے شاگردوں کو یونہی نہیں چھوڑ دیا کہ وہ خود اپنے آپ کو پاک کریں۔ بلکہ اُس نے خُدا باپ سے دُعا کی کہ وہ اُنہیں پاک کرے۔ جس طرح حفاظت کا کام صرف ہمارے اوپر نہیں چھوڑا گیا، اُسی طرح پاک کئے جانے کا کام بھی ہم پر نہیں چھوڑا گیا، یہ خُدا کا کام ہے، وہ یہ کام پہلے ہماری ذات کے اندر کرتا ہے اور پھر ہماری ذات کے ذریعے سے کرتا ہے۔

ب. اُنہیں سچائی کے وسیلہ سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے: تقدیس کے اِس عمل کے پیچھے محرک سچائی ہے۔ سچائی اصل میں خُدا کے کلام کا پڑھا، سنا، سمجھا جانا اور پھر اُس کا اپنی زندگیوں پر اطلاق کرنا ہے۔

i. "الٰہی مکاشفے سے دور اور علیحدہ تقدیس کا عمل وقوع پذیر نہیں ہوسکتا۔" (مورث)

ii. "جس قدر زیادہ آپ سچائی پر ایمان لائیں گے اُسی قدر زیادہ آپ میں تقدیس کا عمل وقوع پذیر ہوگا۔ سچائی کا کسی بھی انسان کی زندگی میں یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ اِس دُنیا سے علیحدہ ہو کر خُدا کی خدمت کے لیے مخصوص ہوجاتا ہے۔" (سپرجن)

ج. جس طرح تُو نے مجھے دُنیا میں بھیجا اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا: خدمت کا جو خیال یا تصور ہے اُس کے لیے تقدیس بہت ضروری ہے۔ جس تقدیس کی بات یہاں پر یسوع کر رہا ہے وہ کسی شخص کی ذاتی پاکیزگی نہیں ہے (اگرچہ وہ بھی اِس میں شامل ہے۔) لیکن اُس سے بڑھ کر اِس کا مقصد خُدا کی خدمت اور اُس کے مشن کے لیے مخصوص کیا جانا۔

i. "یسوع نے اپنے شاگردوں کو صرف اِس دُنیا میں چھوڑ نہیں دیا بلکہ اُس نے اُنہیں اِس دُنیا میں بھیجا ہے کہ وہ اُس کی گواہی دیں۔" (ایلفرڈ) " لفظ مشن لاطینی زبان کے فعل mitto, mittere, misi, missum سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں بھیجنا۔ مشن اصل میں کسی کا بھیجا جانا ہوتا ہے۔" (بوئیس)۔"وہ صرف دُنیا میں رہنے کے لیے نہیں آئے تھے کیونکہ وہ اِس میں کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے، بلکہ اُن کو اُن کے مالک کی طرف سے اپنے نمائندے بنا کر بھیجا گیا ہے۔" (بروس)

ii. "یسوع مسیح عظیم مشنری تھا، وہ مسیحا تھا، خُدا کی طرف سے بھیجا گیا، اور ہم اُس سے چھوٹے درجے کے مشنری ہیں، ہمیں مسیح کی طرف سے اِس دُنیا میں بھیجا گیا ہے تاکہ ہم خُدا باپ کی مرضی اور مقصد کو پورا کریں۔" (سپرجن)

iii. "خُدا کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے خُداوند یسوع مسیح کا مختار نامہ ہم سے بہت زیادہ بلند ہے۔ وہ اِس دُنیا میں ہمارے کفارے کے لیے آیا اور اِس نئے عہد کا بانی ہے جس کے تحت ہم خُدا کے حضور راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ جو عہدہ یا مقام یسوع کا ہے اُس کو پانے کی خواہش کئی لوگوں کی ہو سکتی ہے لیکن ایسا ممکن نہیں۔ اِس کے باوجود ہم میں اور یسوع میں کچھ مماثلت پائی جاتی ہے لیکن یہ ایسے ہی ہے جیسے سمندر میں سے ایک قطرے کے برابر ہو۔" (سپرجن)

iv. اِس بات کے بارے میں سوچیں کہ یسوع کس طرح اِس دُنیا میں آیا اور اِس بات کو اُس خیال یا طریقے کے ساتھ جوڑ کر دیکھیں کہ وہ ہمیں کس طرح سے اِس دُنیا میں بھیجتا ہے۔

- یسوع افلاطون اور ارسطو کی طرح کسی فلسفی کے روپ میں نہیں آیا، اگرچہ وہ اُن سے برتر فلسفے کو جانتا اور سکھاتا ہے۔
- یسوع کسی موجد یا کسی محقق کے طور پر نہیں آیا اگرچہ وہ نئی چیزیں تخلیق کر سکتا تھا اور بہت کچھ نیا دریافت کر سکتا تھا۔
- یسوع کسی جنگجو فاتح کے طور پر نہیں آیا اگرچہ وہ اسکندرِ اعظم اور قیصر سے بھی زیادہ طاقتور اور برتر تھا۔
- وہ تعلیم دینے کے لیے آیا
- وہ ہمارے درمیان رہنے کے لیے آیا۔
- وہ سچائی اور راستبازی کے لیے دُکھ اُٹھانے کے لیے آیا۔
- وہ انسان کی گناہ اور موت سے خلاصی کے لیے آیا۔

v. "اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے یہاں پر ساری دُنیا کے لیے دُعا نہیں کی (آیت 9) لیکن جب اُس نے اپنے شاگردوں کے لیے دُعا کی تو اِس میں دُنیا کے لیے اُمید پائی جاتی ہے۔" (بروس)

د. **اور اُنکی خاطر مَیں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں:** ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یسوع اِس وقت تک پاک یا مقدس نہیں تھا۔ لیکن ابھی وہ اپنے آپ کو خُدا کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے کو ساری دُنیا سے علیحدہ کرتا ہے تاکہ وہ صلیب پر انسانی کفارے کے لیے قربان ہو سکے۔ اور مسیح کے وسیلے پورے کیے گئے اِس کام اور خُدا کے کلام کے وسیلے ہی خُداوند کے شاگرد اپنی زندگی میں موثر خدمت کرنے کے قابل بنتے ہیں (تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس کئے جائیں)۔

i. اور اُنکی خاطر مَیں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں: "ایک کاہن، مذبح اور قربانی کے طور پر یسوع نے اپنی اِس بات کو پورا کیا، اپنی ماں کے پیٹ سے لیکر اپنی قبر اور خاص طور پر اپنی موت کے وسیلے خُداوند نے ہماری خاطر قربانی دی۔" (ٹراپ)

ii. "کریسوسٹم اِس کو کچھ اِس طرح سے بیان کرتا ہے کہ 'مَیں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں، یعنی مَیں اپنے آپ کو قربان ہونے کے لیے تیار کرتا ہوں۔' یہاں پر جو بات یسوع کر رہا ہے اُس کا ہم یوحنا کی انجیل میں یسوع کے گتسمنی باغ میں دُعا کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں۔" (بروس)

ج: یسوع تمام ایمانداروں کے حوالے سے دُعا کرتا ہے۔

1. (20 آیت) یسوع اپنی دُعا کے دائرہِ کار کو بڑھاتا ہے۔

مَیں صرف اِن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُنکے لئے بھی جو اِنکے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائینگے۔

اَ. مَیں صرف اِن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا: یسوع نے اپنے گیارہ شاگردوں کے لیے دُعا کی لیکن اُس کے دل اور رویا میں اور بھی بہت سارے لوگ تھے۔ اُس نے اُن لوگوں کے لیے بھی دُعا کی جو اُن شاگردوں کی گواہی اور کلام کے وسیلے اُس پر ایمان لائیں گے۔ یعنی اُس نے ہم سب کے لیے دُعا کی۔

i. "اُس نے اُن کے لیے دُعا کی۔ اُس نے ہم سب کے لیے دُعا کی۔ وہ جانتا تھا کہ اُن شاگردوں کے لیے اُس کی شفاعت قائم رہے گی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ہمارے لیے اُس کی شفاعت بھی قائم رہے گی۔ تو پھر آئیں یسوع میں آرام اور اطمینان پائیں، ہمیں یسوع میں محبت بھری تابعداری اور اُس پر پورے یقین کے ساتھ اعتماد کرنے سے یہ آرام ملتا ہے۔" (مورگن)

ب. بلکہ اُنکے لئے بھی جو اُنکے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائینگے: اِس سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یسوع اِس بات کو جانتا تھا کہ اگرچہ اُس کے شاگرد تھوڑی دیر بعد اُس کے ساتھ رہنے یعنی اپنی مسیحی گواہی پر قائم رہنے میں ناکام ہونے والے تھے لیکن اُن کی یہ ناکامی عارضی ثابت ہونے والی تھی۔ بہت سارے لوگ یسوع کے شاگردوں سے اُس کے بارے میں سنیں گے اور وہ جو اُن کا کلام اور گواہی سنیں گے وہ یسوع پر ایمان لائیں گے۔

i. یسوع اِس بات کو جانتے ہوئے صلیب پر اپنی جان دینے کے لیے گیا کہ اُس کا کام اور اُس کا کلام قائم رہے گا۔ یسوع کو اپنے شاگردوں کے حوالے سے کوئی مبہم اُمید نہیں تھی وہ جانتا تھا کہ خُدا اُن کے ذریعے سے کیا کچھ کرنے والا تھا۔ یسوع نے اپنی زمینی خدمت کو بڑے اعتماد کے ساتھ چھوڑا کہ خُدا باپ اس کام کو اُس کے شاگردوں کے ذریعے سے جاری رکھے گا۔

ii. "یسوع کی دُعا کا آخری حصہ ہمیں دکھاتا ہے کہ یسوع یہ جانتا تھا کہ اُس کے شاگردوں کی ناکامی اور خوف عارضی ہو گا۔ اِس آخری خطاب میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ یسوع اِس بات کی پوری توقع رکھتا تھا کہ اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے شاگردوں کا ایمان ایک بار پھر تازہ ہو جائے گا اور وہ اُس کی خدمت کو رُوح القدس کی قدرت کے وسیلے سے جاری و ساری رکھیں گے۔" (ٹینی)

iii. "اگر ہم دُنیاوی زاویوں سے دیکھنے کی کوشش کریں تو یسوع اپنے مشن کی کامیابی کو نہیں دکھا سکتا تھا۔" (بروس) اِس کے باوجود یسوع نے اپنی زمینی خدمت کو اِس اعتماد کے ساتھ چھوڑا کہ خُدا باپ اُسے اُسکے شاگردوں کے وسیلے سے جاری و ساری رکھے گا۔

2. (21 آیت) یسوع تمام ایمانداروں میں اور اپنے ابتدائی شاگردوں کے درمیان میں بھی اتحاد کے لئے دُعا کرتا ہے۔

تا کہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دُنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔

اَ. تا کہ وہ سب ایک ہوں: یسوع خُدا باپ کے تخت کے سامنے ہر ایک قوم، قبیلے، اہلِ لغت اور مرتبے کے لوگوں کو کھڑا ہوا دیکھ سکتا تھا (مکاشفہ 7 باب 9-10 آیات)۔ یسوع نے یہ دُعا کی کہ وہ اپنے سماجی و علاقائی پس منظر کو بالائے تاق رکھتے ہوئے اُس میں اور خُدا باپ میں اپنے اتحاد کو سمجھیں، تا کہ وہ سب ایک ہوں۔

i. ایسا لگتا ہے جیسے یسوع نے اِن باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے دُعا کی ہو: "اَے باپ مَیں نے اپنے شاگردوں کے باہمی اتحاد کے لیے دُعا کی ہے جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے۔ لیکن وہ سارے کے سارے گلیلی ہیں، وہ اِسی زمانے اور ایک ہی جگہ کے ہیں۔ اِن کے علاوہ بے شمار لوگ ایسے بھی ہونگے جو ہر ایک قوم، ہر ایک زبان، ہر ایک ثقافت اور ہر ایک سماجی مرتبے اور ہر ایک زمانے سے ہونگے، اَے باپ اُن سب کو ایک بنا دے۔"

ii. "ہمیں ایمانداری کے ساتھ سچائی کا ساتھ دینے کی ضرورت ہے لیکن ہمیں ایسا جھگڑالو شخص نہیں ہونا چاہیے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھتے ہوئے خود کو اُن سے علیحدہ کرنے یا رکھنے کی کوشش کریں جو یسوع کے غیر منقسم بدن کا حصہ ہیں۔ کلیسیا کے اندر نئے نئے تفرقے ڈال کر یہ خیال کرنا کہ اِس سے کلیسیا میں اتحاد پیدا ہو گا کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔ ہمیں سچائی کی محبت کے ساتھ ساتھ باہمی برادرانہ محبت کو بھی فروغ دینے کی ضرورت ہے۔۔" (سپرجن)

iii. "ہم سب ایک کیوں نہیں ہیں؟ ہم میں تقسیم پیدا کرنے والا سب سے بڑا عنصر گناہ ہے۔ وہ جو مکمل طور پر پاک ہو گا وہ مکمل طور پر متحد بھی ہو گا۔ ایماندار جس قدر زیادہ رُوحانی بہتری کی طرف جاتے ہیں وہ اپنے خُدا اور آپس میں ایک دوسرے کیساتھ اُسی قدر زیادہ محبت کرتے ہیں، اِس طرح سے وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ گہری رفاقت میں رہتے ہیں۔ (سپرجن)

iv. "آنے والی زندگی میں یسوع مسیح اپنے سارے پیروکاروں کو رُوح، حقوق، استحقاق اور بابرکت ہونے کے حوالے سے ایک کر دے گا۔" (کلارک)

ب. تا کہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں: اِس دُعا میں پہلے خُداوند یسوع نے دُعا کی کہ اُس کے گیارہ شاگرد جو اُس وقت اُس کے ساتھ تھے وہ ایک ہوں، اُن میں اتحاد بنا رہے (کہ جس طرح ہم ایک ہیں وہ بھی ایک ہوں، یوحنا 17 باب 11 آیت)۔ یہاں پر یسوع ہر دور کے ایمانداروں کے لیے دُعا کر رہا ہے کہ جس طرح وہ اور باپ ایک ہیں اُسی طرح سارے ایماندار باہمی طور پر ایک ہوں۔

i. گیارہ شاگردوں کے لیے دُعا کرتے ہوئے یسوع نے کہا تھا کہ اُن کی باہمی محبت اور اُن کا ایک ہونا ایسا ہو جیسا خُدا باپ اور خُدا بیٹے کا ہے۔ "اگر باپ یسوع میں ہے اور یسوع باپ میں ہے تو پھر باپ ایمانداروں میں بھی ہے۔ مسیح کے وسیلے وہ خُدا باپ کی طرف سے ملنے والی حقیقی زندگی کے پاس کھینچے گئے ہیں اور اُس زندگی کی بدولت ہی حقیقی اور کامل محبت کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔" (بروس)

ii. اِس دُعا کی دہرائی اور اُس میں دیگر تمام ایمانداروں کا شامل کیا جانا بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خُدا کے بدن یعنی ساری کلیسیا کے اندر اتحاد خُداوند یسوع مسیح کے لیے بہت زیادہ اہم ہے۔

iii. **جس طرح اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں:** اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایمانداروں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی کی بنیاد بالکل وہی ہے جو خُداباپ اور بیٹے کے درمیان اتحاد کی بنیاد ہے: خُداباپ اور بیٹا برابر ہیں۔ ہم بھی یسوع کی صلیب کے سامنے جب کھڑے ہوتے ہیں تو سب برابر ہیں۔

iv. "میرے عزیزو! وہ جن میں یسوع بسا ہے وہ سب محض یکساں نہیں بلکہ وہ سب مسیح میں ایک ہیں۔ ہم موت میں یکسانیت دیکھ سکتے ہیں، لیکن ایمانداروں کا یہ اتحاد حقیقی زندگی ہے۔ وہ لوگ جو ہر لحاظ سے یکساں ہیں اُن میں شاید بالکل محبت نہ پائی جاتی ہو لیکن وہ جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں وہ حیرت انگیز طریقے سے مسیح میں ایک ہو سکتے ہیں۔ ہمارے بچے یکسانیت کی بنیاد پر کوئی اکٹھ نہیں بلکہ ایک خاندان بناتے ہیں۔" (سپرجن)

ج. **وہ بھی ہم میں ہوں:** جس طرح ایک ہونے کے بارے میں یسوع بات کر رہا ہے وہ اُس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب باپ اور بیٹا باہمی طور پر ایک ذات ہوں۔

i. پہلے کی طرح یہاں پر ہم پھر دیکھتے ہیں کہ یسوع نے ایمانداروں کے یکساں ہونے یا اُن میں کسی ادارتی اتحاد کے لیے دُعا نہیں کی تھی بلکہ اُس نے یہ دُعا کی تھی کہ مسیح کے بدن کے بہت سارے اعضاء دُنیا کے مختلف حصوں اور مختلف وقتوں سے باہمی محبت کی بنیاد پر مسیح میں ایک جیسی فطرت کو اپنائیں۔ یہ کوئی ایسی ہم آہنگی نہیں ہے جو کسی قانون کے تحت لائی گئی ہو یا کوئی ایسا اتحاد جو کسی ادارے میں اصول وضوابط کے تحت لایا گیا ہو۔ جب یسوع یہ بات کر رہا ہے تو اُس کے ذہن میں رُوح القدس کا حقیقی اتحاد ہے (افسیوں 4 باب 3 آیت)۔

ii. ہمیں اِس بات پر قوی یقین ہے کہ یسوع کی اِس دُعا کا جواب خُدا کی طرف سے دیا گیا تھا اگر ہم اِس حقیقت کو پہچاننے اور اِس میں چلنے میں ناکام ہوتے ہیں تو یہ ہماری بہت سے بڑی ناکامی ہو گی۔

د. **اور دُنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا:** یہ حیرت انگیز اور بہت غیر معمولی بیان ہے۔ یسوع نے اِس دُنیا کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ اُس کی خدمت کی معقولیت اور صحت کا اندازہ اُس کے پیروکاروں کے درمیان پائے جانے والے اتحاد سے لگا سکتے ہیں۔ جب خُداوند کے لوگوں کے درمیان اتحاد اور اتفاق دیکھنے کو ملتا ہے تو اِس سے دُنیا میں رہنے والے لوگوں کو اِس بات پر ایمان لانے میں مدد ملتی ہے کہ خُدا ہی نے یسوع کو بھیجا تھا۔

i. "جب یسوع اپنے شاگردوں کے لیے دُعا کر رہا تھا تو اُس وقت وہ اُن لوگوں کو بھی دیکھ رہا تھا جو ابھی اُس پر ایمان نہیں لائے تھے، جن کو ایمان لانے کے لیے اُس گواہی کی ضرورت تھی جو شاگردوں کے باہمی اتحاد سے پیدا ہونی تھی۔" (کارسن)

3. (22 آیت) یسوع دُعا کرتا ہے کہ خُدا کا جلال کلیسیا کی حقیقی نشانی ہو۔

اور وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے مَیں نے اُنہیں دیا تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔

اَ. **وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے مَیں نے اُنہیں دیا:** جس طرح خُداباپ نے اپنا جلال خُدا بیٹے کے ساتھ بانٹا (یوحنا 17 باب 5 آیت)، اُسی طرح یسوع نے بھی اپنے لوگوں کو اپنا جلال دیا۔

i. یسوع نے بہت سارے مختلف طریقوں سے اپنے لوگوں کو اپنا جلال دیا۔

- اُس کی موجودگی کا جلال
- اُس کے کلام کا جلال

- اُس کی رُوح کا جلال
- اُس کی قدرت کا جلال
- اُس کی قیادت کا جلال
- اُس کے تحفظ کا جلال

ii. اِن تمام پہلوؤں میں خُدا بیٹے کے اپنے لوگوں کے درمیان موجود ہونے کے پہلو پر غور کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اگر ہم کلام کی رُو سے بات کریں تو جب بھی کبھی خُدا اپنا جلال اپنے لوگوں کو دیتا یا اُن میں ظاہر کرتا ہے تو وہ اُس کے لوگوں کے درمیان اُس کی اپنی ذات یا حضوری کا مظہر ہوتا ہے۔ خُدا کا جلال کسی نہ کسی طرح سے اُس کی موجود، اُس کی ذات کے جوہر کا اُس کے لوگوں میں چمکنا یا ظاہر ہونا ہے۔

iii. پولس رسول بھی اِس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ یسوع اپنا جلال اپنے لوگوں کو دیتا ہے، "اِس لیے کہ خُدا ہی ہے جس نے فرمایا کہ تاریکی میں نور چمکے اور وہی ہمارے دِلوں میں چمکا تا کہ خُدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہو۔" (2 کرنتھیوں 4 باب 6 آیت)

ب. **وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے:** ہمارے لیے اِس بات کو یاد رکھنا بیحد ضروری ہے کہ وہ جلال جو خُدا باپ نے خُدا بیٹے کو دیا وہ جلال ہمیشہ ہی بہت حلیم، کمزور اور دُکھ اُٹھانے کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور یسوع نے ہمارے لیے جو قربانی دی اُس میں بھی حتمی طور پر خُدا کا جلال ہی ظاہر ہوا تھا۔ یسوع کی طرف سے دیا گیا جلال اُس جلال کے بالکل متضاد ہے جو انسان اپنے آپ کو دینے کی کوشش کرتا ہے۔

i. یسوع کے جلال کا حتمی مظاہرہ ہمیں صلیب پر نظر آتا ہے جب اُس نے ہماری نجات کے کام کو مکمل کیا۔ یسوع نے اکثر جب اپنی صلیبی موت اور دکھوں کا ذکر کیا تو اُنہیں اپنے جلال سے تشبیہ دی۔ (یوحنا 7 باب 39 آیت؛ 12 باب 16 آیت؛ 12 باب 23 آیت)

ii. "جس طرح یسوع کے حقیقی جلال نے اُسے بہت ہی کمتر خدمت کرنے کے لیے زمین پر آنے کو آمادہ کیا اور اُس کی اُس خدمت کا حتمی انجام یا اختتام صلیب پر ہوا۔ پس ایمانداروں کے لیے بھی حقیقی جلال ایسے ہی راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اُن کو اُسی راہ پر چلنا چاہیے پھر وہ راہ اُنہیں جہاں مرضی لے جائے۔" (مورث)

ج. **تا کہ وہ ایک ہوں:** خُدا کی ذات کے اقنوم میں جلال کی موجودگی اور خُداوند یسوع کی کلیسیا میں جلال کی موجودگی اِس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ خُدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان میں ہم آہنگی اور یگانگت پائی جاتی ہے۔

i. جہاں کہیں خُدا کے جلال کا تصور پایا جاتا ہے وہاں پر اتحاد اور ہم آہنگی کا پیدا ہونا بہت زیادہ آسان ہوتا ہے۔ جب ہمارے درمیان خُدا کا جلال موجود ہوتا اور کام کر رہا ہوتا ہے تو وہ چیزیں جو ہمیں تقسیم کرتی ہیں وہ بہت زیادہ پیچھے چلی جاتی ہیں۔

4. (23 آیت) یسوع ایک ایسے اتحاد کے لئے دُعا کرتا ہے جس کی بنیاد محبت ہو۔

مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تا کہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی۔

اَ. **مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تا کہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں:** یسوع نے ایک بار پھر یہ دُعا کی کہ اُسکے اور اُسکے لوگوں کے درمیان ایسا زندہ تعلق ہو جیسے جسم کے مختلف اعضاء میں ہوتا ہے۔ یہ کوئی سیاسی ہمہ گیریت والا اتحاد نہیں جو اکثر دباؤ اور خوف کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے، نہ ہی یہ کسی طرح کے سمجھوتے کی بدولت پیدا ہونے والا اتحاد ہے۔ یسوع نے جس اتحاد کے لیے دُعا کی وہ محبت اور یسوع کے ساتھ شناخت رکھنے کا اتحاد ہے۔

i. "جس طرح ایماندار مسیح میں راستباز ٹھہرائے جا چکے ہیں لیکن ابھی بھی اُن کی تقدیس کا عمل جاری ہے اُسی طرح یہ اتحاد بھی ایمانداروں کو حاصل ہو چکا ہے لیکن ابھی یہ اپنے کمال کو نہیں پہنچا بلکہ اِس کا عمل بھی ابھی جاری ہے۔" (کارسن)

ب. اور دُنیا جانے کہ۔۔۔تُو نے مجھ سے محبت رکھی: یسوع نے یہاں پر جو بات کی ہے اُس کے بارے میں ہم یوحنا 17 باب 12 آیت میں پڑھتے ہیں (دُنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا) لیکن یسوع نے اِس خیال کو یہاں پر اور زیادہ وسیع کرتے ہوئے وضاحت کی ہے۔ یسوع کا اِس بات کا دہرانا اور اِس میں اضافہ کرنا خاص اہمیت کا حامل ہے۔

i. یہ خیال کہ یسوع کے پیروکاروں کی باہمی ہم آہنگی کی وجہ سے دُنیا یہ جانے کہ یسوع خُدا باپ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے اُس کے اپنے نزدیک بہت زیادہ اہم تھا اِسی لیے ہم اُسے اِس چھوٹی سی دُعا میں دوسری دفعہ دہراتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

ii. اور پھر یسوع نے اپنے خیال کو مزید وسیع کیا کہ ایمانداروں کی آنے والی نسلوں کے درمیان باہمی اتحاد بھی اِس بات کو دُنیا پر ظاہر کرے گا اور یہ بات بھی ظاہر کرے گا کہ یسوع اپنے لوگوں کو بالکل اُسی طرح پیار کرتا ہے جیسے خُدا باپ خُدا بیٹے کو پیار کرتا ہے (جس طرح کہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی)۔

iii. اِس بات سے ہمیں مسیحیوں میں اتحاد اور محبت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یسوع کا یہ سب کہنا ایسے ہی ہے جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ اگر دُنیا میرے پیروکاروں میں اتحاد اور محبت نہ دیکھے تو وہ میرے مشن اور میری محبت پر شک کر سکتی ہے۔

- یہ بہت مشکل چیز ہے، بہت دفعہ یسوع کے پیروکاروں میں سے بہت سارے ایسے لوگ جب کسی سے پیار نہیں کرتے اور ہر کسی پر تنقید کرتے ہیں۔ اور اپنی تنقید، دوسروں کے لیے محبت کی کمی اور دیگر ایمانداروں کے ساتھ نااتفاقی کا جواز یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں کہ یہ اُن کی محبت ہے، اور اکثر کچھ یوں کہتے ہیں کہ "کیونکہ مَیں تم سے پیار کرتا ہوں اِس لیے چاہتا ہوں کہ جیسے مَیں کر رہا ہوں تم بھی بالکل ویسے کرو۔"
- یہ بات اِس لیے بھی بہت مشکل ہے کیونکہ حقیقت میں بہت دفعہ ایمانداروں کے اندر تنقید، اصلاح اور کسی کو محبت کی بدولت جھڑکنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- یہ بات اِس لیے بھی مشکل ہے اگرچہ ہم یہاں پر یسوع کے الفاظ کو بہت اچھی طرح سمجھ رہے ہیں، لیکن اِس کے علاوہ کئی ایک اور وجوہات بھی ہیں جن کی بناء پر لوگ مسیح پر ایمان نہیں لاتے (2 کرنتھیوں 3 باب 13-16 آیات، افسیوں 4 باب 17-19 آیات، رومیوں 1 باب 20-21 آیات)۔ یہ مسیحیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ باہر کی دُنیا پر یسوع مسیح کو ظاہر کریں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مسیحی اکثر لوگوں کے ایمان نہ لانے کی وجہ ایک دوسرے کو ٹھہرا کر آپس میں الزام لگاتے رہتے ہیں۔

iv. "یہ کتنی دُکھ کی بات ہو گی کہ کوئی غیر شخص یہ بات کہے کہ 'انسانوں کے لیے کوئی بھی درندہ اتنا خطرناک نہیں جتنے خطرناک مسیحی ایک دوسرے کے لیے ہیں'۔" (ٹراپ)

5. (24 آیت) یسوع دُعا کرتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ہو اور اُسکے لوگ اُسکا جلال دیکھیں۔

اَے باپ! مَیں چاہتا ہوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے جہاں مَیں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تا کہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تُو نے مجھے دیا ہے کیونکہ تُو نے بنایِ عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔

اَ. مَیں چاہتا ہوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے جہاں مَیں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں: یسوع نے دُعا کی کہ اُسکے اور اُسکے شاگردوں کے درمیان اتحاد کامل ہو جیسا کہ اُس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ وعدہ بھی کیا تھا(یوحنا14باب2-3 آیات)۔

i. اِن الفاظ 'مَیں چاہتا ہوں' کا بہت ہی خاص مطلب ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع چاہتا ہے کہ ہر ایک چیز اپنے انجام کو پہنچے اور اُس کے لوگ آسمان پر اُس کے ساتھ ایک ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ آسمانی نقطۂ نظر سے ہر ایک چیز اپنے انجام اور تکمیل کو پہنچے۔

ii. جہاں مَیں ہوں: جب یسوع یہ بات کر رہا ہے تو وہ آسمان پر نہیں تھا لیکن وہ بات ایسے کر رہا ہے جیسے کہ وہ آسمان پر ہو۔ تو ایک طرح سے اپنے ایمان میں ہمیں بھی ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ہم اِس زمین پر ہیں ہماری سوچ یہ ہونی چاہیے کہ جیسے ہم آسمانی مقامات پر مسیح کے ساتھ ہوں(افسیوں1باب3 آیت، 2باب6 آیت)۔

iii. "کیا یہاں پر یسوع اپنے جذبات کی رُو میں نہیں بہہ گیا؟ جس وقت یسوع نے اِس حوالے کے الفاظ کو ادا کیا تو وہ کہاں پر تھا؟ اگر مَیں اُس کے الفاظ پر غور کروں تو مجھے یوں لگتا ہے کہ ہمارا خُداوند آسمان پر تھا۔ وہ کہتا ہے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے جہاں مَیں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تا کہ میرے اُس جلال کو دیکھیں۔ کیا یہاں پر اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس کے شاگرد بھی اُس کے ساتھ آسمان پر ہوں؟ یقینی طور پر وہ چاہتا تھا لیکن وہ اِس وقت آسمان پر نہیں تھا بلکہ اپنے رسولوں کے درمیان میں تھا۔ وہ اپنے بدن میں اِسی زمین کے اوپر تھا اور اپنے جلال میں داخل ہونے سے پہلے اُسے گتسمنی اور گلگتا سے ہو کر گزرنا تھا۔ لیکن وہ اپنے احساسات میں جب دُعا کر رہا تھا تو آسمان کا تجربہ کر رہا تھا اور رُوحانی طور پر آسمان پر موجود تھا۔" (سپرجن)

iv. یسوع نے اپنے شاگردوں سے کسی چیز کا وعدہ کیا(یوحنا14باب2-3 آیات) اور پھر اُس نے باپ سے دُعا کی کہ وہ اُس کے وعدے کو حقیقت میں تبدیل کرے۔ یسوع نے اپنی زندگی میں ہر ایک چیز خُدا باپ پر انحصار کرتے ہوئے کی تھی۔

ب. میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تُو نے مجھے دیا ہے: یسوع مسیح کے مطابق جو چیز آسمان پر اُس کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے گی وہ اُس کا جلال ہے۔ یقینی طور پر یسوع کے جلال کے بارے میں کچھ بہت ہی گہرا، بہت ہی دلچسپ اور بہت ہی وسیع ہو گا کہ تمام ابدیت اُس کے ماننے والے اُس کے جلال کو دیکھنا پسند کریں گے۔

ج. کیونکہ تُو نے بنایِ عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی: یہ بات یسوع نے اُس جلال کے پسِ منظر میں کہی ہے جو خُدا باپ نے خُدا بیٹے کو دیا تھا۔ یہ جلال خُداوند یسوع کو باپ کے ساتھ محبت کی وجہ سے دیا گیا تھا اور اُن کے درمیان یہ محبت ازل سے ابدیت تک موجود ہے۔

i. اِس بات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی چیز کے تخلیق ہونے سے پہلے پاک تثلیث کے اقوم کے درمیان محبت بھرا تعلق موجود تھا۔ اگرچہ یسوع نے خصوصی طور پر ہمیں اِس کے بارے میں نہیں بتایا لیکن ہم بائبل کی بہت ساری دیگر تعلیمات کی روشنی میں سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بات حقیقت ہے کیونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ خُدا ابدی ہے(میکاہ5باب2 آیت) اور یہ بھی کہ خُدا محبت ہے(1یوحنا4باب8 آیت اور 4باب16 آیت)۔ کبھی بھی ایسا کوئی پل موجود نہیں تھا جب خُدا موجود نہیں تھا اور خُدا محبت نہیں تھا۔

.ii حقیقی محبت کے اظہار کے لیے کوئی بیرونی مفعول ضروری ہے جس کے ساتھ محبت کا اظہار کیا جاسکتے۔ اِس لیے جب کوئی بھی چیز تخلیق نہیں کی گئی تھی تو اُس وقت محبت پاک تثلیث کے اقنوم کے درمیان موجود تھی۔ خُدا کی ثالوث ذات صرف کلام کی رُو سے ہی درست نہیں بلکہ جیسا کہ کلامِ مُقدس میں ظاہر کیا گیا ہے یہ منطقی لحاظ سے بھی لازمی ہے۔

.6 (25-26 آیات) یسوع کی دُعا کا فتح مندانہ اختتام

اَے عادِل باپ! دُنیا نے تجھے نہیں جانا مگر مَیں نے تجھے جانا اور اِنہوں نے بھی جانا کہ تو نے مجھے بھیجا۔ اور مَیں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کیا اور کرتا رہوں گا تاکہ جو محبت تجھ کو مجھ سے تھی وہ اُن میں ہو اور مَیں اُن میں ہوں۔

اَ. اَے عادِل باپ!: یسوع ابھی اپنی صلیبی موت کی طرف جانے والا تھا اور اُس سے پہلے اُس نے اُن تمام دُکھوں کا سامنا کرنا تھا جن کا ذکر ہم کلام میں پڑھتے ہیں۔ اِس سب کی منصوبہ بندی خُدا باپ نے کی تھی۔ لیکن اِس کے باوجود یسوع محبت اور احترام کے ساتھ خُدا کو اپنی اِس دُعا کے اختتام پر کہتا ہے کہ "اَے عادِل باپ!"

.i یسوع اِس بات کو جانتا تھا کہ اُس کی موجودہ صورتحال اور بہت جلد جن دکھوں کا اُسے سامنا ہونے والا ہے اُن کی وجہ سے خُدا باپ کی راستبازی ذرا برابر بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

ب. دُنیا نے تجھے نہیں جانا مگر مَیں نے تجھے جانا: یسوع اِس بات کو جانتا تھا کہ یہ دُنیا نہ تو خُدا باپ کو جانتی تھی اور نہ ہی اُسے سمجھتی تھی لیکن وہ خود خُدا کو نہ صرف جانتا تھا بلکہ اُس کی ذات کی مکمل سمجھ رکھتا تھا۔

ج. اور اِنہوں نے بھی جانا کہ تو نے مجھے بھیجا: ایک بار پھر یسوع نے اُسی بات کو دہرایا ہے جو ہم اُس کی دُعا میں یوحنا 17 باب 8 آیت میں پڑھتے ہیں۔ اگرچہ شاگردوں میں بہت زیادہ کمزوریاں اور خامیاں موجود تھیں لیکن وہ اِس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ یسوع کو خُدا باپ نے بھیجا تھا۔

د. اور مَیں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کیا اور کرتا رہوں گا: یسوع نے اپنی اِس دُعا کو ایمان اور فتح سے بھرپور خیال کے ساتھ ختم کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس نے اپنا کام کر لیا ہے اور جو تھوڑی بہت چیزیں ابھی باقی تھیں وہ اُن کو بھی مکمل کر لے گا۔

.i ایک طرح سے یسوع کی ساری کی ساری خدمت کا خلاصہ اِس طور پر کیا جا سکتا ہے کہ اُس نے اپنے شاگردوں اور اِس دُنیا کو خُدا باپ کے نام سے واقف کیا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع نے خُدا باپ کے جلال کا پَرتو اور اُسکی ذات کا نقش ہوتے ہوئے اپنی زندگی سے خُدا باپ کے کردار اور اُس کی فطرت کو اپنے شاگردوں اور دُنیا پر ظاہر کیا۔

.ii دُنیا نے یسوع کو کفر بکنے والا (یوحنا 10 باب 33 آیت)، شرابی، کھاؤ اور گنہگاروں کا یار (متی 11 باب 19 آیت)، بدرُوح گرفتہ بے دین (یوحنا 7 باب 20 آیت اور 8 باب 48 آیت) اور ناجائز اولاد (یوحنا 8 باب 41 آیت) کہا۔ یسوع نے اِن میں سے کسی بھی الزام کی طرف توجہ نہ دی کیونکہ اِن میں سے کسی بھی بات میں کچھ سچائی موجود نہیں تھی۔ آخر میں وہ بڑے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ "مَیں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کیا اور کرتا رہوں گا"

ہ. **تاکہ جو محبت تجھ کو مجھ سے تھی وہ اُن میں ہو:** یسوع نے خُدا باپ سے محبت پائی اور خُدا کی یہ محبت ہی اُس کی زمینی زندگی اور خدمت کے دوران اُس کی قوت تھی جس کی بناء پر وہ ہر طرح کے حالات میں ثابت قدم رہا۔ یہاں پر اپنی دُعا کا اختتام کرتے ہوئے یسوع کہہ رہا ہے کہ خُدا باپ کی وہ محبت جو اُس کی قوت تھی وہ اُس کے (موجودہ اور بعد میں آنے والے) شاگردوں میں بھی ہو۔

i. یہاں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسیحی زندگی اور مسیحی کمیونٹی میں محبت کا مقام بہت خاص ہے۔ یسوع نے اِس چیز کو اتنا اہم خیال کیا کہ اپنی اِس دُعا کے اختتام پر جب وہ بہت ساری دیگر چیزوں کے لیے دُعا کر سکتا تھا اُس نے محبت کے لیے دُعا کی۔

- خوشی میں سے محبت نکال دیں تو صرف لذتیت ہی باقی رہ جاتی ہے۔
- پاکیزگی میں سے محبت نکال دیں تو پھر صرف خود راستی ہی باقی رہ جاتی ہے۔
- سچائی میں سے محبت نکال دیں تو پھر صرف تلخ کٹر پن ہی باقی رہ جاتا ہے۔
- مشن میں سے محبت نکال دیں تو پھر صرف مہم جوئی ہی باقی رہ جاتی ہے۔
- باہمی اتحاد میں سے محبت نکال دیں تو جابرانہ حکمرانی ہی باقی رہ جاتی ہے۔

و. **مَیں اُن میں ہوں:** یسوع نے یہ دُعا کی کہ اُس کے شاگرد نہ صرف اپنے اندر خُدا کی محبت کا تجربہ کریں بلکہ وہ اِس بات کا بھی تجربہ کریں کہ وہ اُن میں ہے۔ یہ ایک طرح سے اُسی بات یا خیال کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر یسوع نے اُس شام اپنی گفتگو کے آغاز میں کیا تھا کہ وہ اُس میں قائم رہیں اور یسوع اُن میں قائم رہے گا (یوحنا 15 باب 1-8 آیات)۔